287

إن هذه تذكرة فمن شاء اتخذ إلى ربه سبيلا

الحمد ولله الشکر کہ رسالہ عجالہ افادہ وافاضہ دراصل اعنی

دلیل الوصل فی جواب شبہ القول مع الفصل

بفرمائش جناب مولوی سید بہادر علی شاہ صاحب مصنف رسالہ ہذا

بمطبع یوسفی دہلی طبع شد

تعداد طبع ۵۰۰

قیمت فی جلد ۳ر

... العلوم
کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلحَمدُ لِلّٰہِ الَّذِی ھَدَانَا لِدِینِہِ الَّذِی اصطَفَاہُ۔ وَسَبِیلِہِ الَّذِی ارتَضَاہُ۔
وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُولِہِ سَیِّدِ النَّبِیِّینَ۔ وَاٰلِہِ الطَّیِّبِینَ الطَّاہِرِینَ

اما بعد کہتا ہے بندۂ درگاہ **سید بہادر علی شاہ** متوطن پشاور نزیل جلال پور
جٹان محلہ خیری ضلع گجرات حال وارد امروہہ ضلع مرادآباد کہ آج تیسری فروری ہفتہ کو
ایک پرچہ در بحث مسئلہ خلافت مع التفضیل بلافصل معرفت **سید ثاقب حسین** ولد
سید رحمت علی ساکن امروہہ محلہ دربار کلان بطلب جواب احقر کے پاس پہنچا جسکو کسی حضرت متقی
نامعلوم الاسم نے بارادہ توہین مذہب شیعہ اثناعشریہ کثرہم اللہ رب البریہ جھوٹا الزام دیکر
بغرض دھوکہ دہی عوام شیعہ مطبع احتشامیہ مرادآباد مین طبع فرماکر شائع کیا ہے اُس مین چار
کتب کا حوالہ دیا ہے ایک من لا یحضرہ الفقیہ دوسری شرح لمعہ تیسری مسالک چوتھی [illegible]
اگر اسکی تحریر بحوالہ مفاد عبارات کتب موصوفہ درحقیقت صحیح اور مطابق غرض تحریر کنندہ ہوتی
تو ہرگز بلا اظہار اسم کاتب مرقوم نہ ہوتی کیونکہ حضرت کاتب کو اپنے نام کا چھپانا اُس وقت

جائز ہوتا کہ جب اُنکے مذہب مین تقیہ روا ہوتا اور جب اپنے مذہب کے برخلاف برتاؤ کیا تو ثابت ہو گیا کہ اِس شخص کا مضمونِ عبارت اور دعوئی از سرتا پا کل غلط ہے مگر چونکہ پرچہ مذکور عوام الناس کے لیے ایک خسپوش گڑھے کی مثال ہے باین سبب اور نیز بنا برین کہ احقر کو جوابدہی کی تکلیف بھی فرض ہوا کہ مین اپنے برادرانِ مومنین کو اُسکے مکر و فریب سے آگاہ کرون اور مقامات نشیب و فراز سے اطلاع دون اس لئے کچھ لکھنا شروع کیا اور جب یہ مجموعہ بفضلہٖ تعالیٰ تیار ہو گیا تو اسکا نام ہمنے **دلیل الوصل فی جواب القول مع الفصل** رکھا **مخفی نرہے** کہ دنیا بھر مین جس قدر مذاہب وادیان ہین اُنمین ہر ایک مذہب والے کے اکثر افعال و اقوال و اعمال اہل مذہب غیر کے واسطے باعثِ رنج و ملال و موجبِ کلفت و کلال ہین لیکن بلا اتفاق جملہ فرقہائے غیر علاج اس مرض کا بجز اتفاق تمام افراد انسان + ایک ہی مذہب پر ملت پر ہو جانا یا کر رہنا خارج از احاطہ امکان ہے کیونکہ بحکم حدیث متفق علیہ سَتَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلٰثَۃٍ وَّسَبْعِیْنَ فِرْقَۃً اہلِ اسلام کے تہتر فرقے ہین جنمین سے ایک فرقہ بوجہ تکمیلِ ایمان ناجی ہے اور باقی ناری ہین قطع نظر غیر فرقون کے دو فرقے یعنے گروہ شیعہ اثنا عشریہ اور فرقہ سُنت و جماعت مین ایک مابہ الامتیاز اظہار کلمہ طیبہ اَشْہَدُ اَنَّ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیًّا وَّلِیُّ اللّٰہِ خلیفۃ رسول اللّٰہ بلا فصل ہے شیعہ اثنا عشریہ اسکے مضمونِ بابرکت شرعی کی حقیت کا اعتقاد رکھتے ہین اور سنی لوگ نہین رکھتے اس کلمہ کا اظہار عین اظہارِ اعتقاد ہے پس اظہار کلمہ ہذا مین دو صورتین نظر آتی ہین **پہلی صورت** یہ ہے کہ اظہارِ عقائد مذہبی مین کوئی جرم سرکار متصور ہو اس صورت مین جملہ مذاہب کے لوگونکو علی العموم اور شیعہ و سنی کو علی الخصوص حکامِ وقت کی جانب سے اس مضمون کا حکم قطعی ضرور صادر ہوتا چاہئے کہ کوئی شخص اپنے مذہب کے عقائد کا اظہار کسی قول و فعل و عمل مین نہ کرنے پائے

اگر اظہار کریگا تو مستوجب سزا ہوگا **دوسری صورت** یہ ہے کہ اظہار عقائد مذہبی مین
کوئی جرم سرکار متصور نہو اس صورت مین ہر شخص فقط بہ نیت ثواب اور محض عبادت اور
تعمیل حکم معبود سمجھکر اپنے عقائد مذہبی کے اظہار کا ہر وقت مجاز و مختار ہے کیونکہ دربین صورت
آزادی از جانب سرکار دولتمدار ہے اب اگر زید کا مذہب اور ہے اور عمرو کا اور ہے اور عمرو بذریعہ جھوٹے
الزام کے خواہ کسی وجہ سے زید کو دق ہو کہ ویکر اظہار شعار مذہبی زید کو زید سے ترک کرانیکا ارتکاب قبیح
مین لائے تو عمرو نہایت سخت دہوکہ دہی زید کا مرتکب ہوگا جو کہ ہر ایک مذہب و ملت مین سخت
ممنوع ہے اب ہم اُس پرچۂ مطبوعہ کی عبارت کا فقرہ فقرہ احاطۂ تحریر مین لاتے ہین انصاف پسند
لوگ اولا اس قائل کی دھوکہ دہی کو ملاحظہ فرمائین پھر ہمارے سچے بیان کا لطف اُٹھائین
قولہ حضرات شیعہ اذان مین کلمہ اَشْهَدُ اَنَّ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيًّا وَلِيُّ اللّٰهِ
اور بعض شہرون مین چندروز سے خَلِيْفَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ بِلَا فَصْلٍ زیادہ کرتے ہین **اقول**
یہ عبارت دو فائدے پر مشتمل ہے **پہلا فائدہ** یہ کہ اس عبارت کے قائل صاحب کوئی مسلمان
ہی آدمی معلوم ہوتے ہین باین قرینہ کہ اُنہون نے ایک ہی کلمۂ شہادت پر اعتراض کیا اگر مسلمان
نہوتے تو انسداد کل اذان کے مضامین تحریر فرماتے اور جبکہ اُنہون نے مسلمان ہوکر بمقتضائے تعصب
یہ ارتکاب کیا تو جو لوگ مسلمان نہین ہین کیا اُنکو کل اذان کے لئے تحریر مضامین انسداد کی جرات
نہوگی اگر شاید خدانخواستہ ان مسلمان صاحب کی حسب مراد کلمۂ شہادت کا انسداد ہوگیا تو
معاذاللہ غیر مسلمان لوگون کو بھی حوصلہ انسداد کل اذان و نیز دیگر ضروریات اسلام کا بڑھ جائیگا
پھر اسلام مین ایک فتنۂ عظیم برپا ہوگا اُس فتنہ کے کانٹون مین جسوقت حضرت قائل اور اُنکے
مسلمان بھائیون کے دامن الجھین گے تب اُنکے اس نخل بیان کا ثمرہ رنگ لائیگا اور اَلْفِتْنَةُ اَشَدُّ
مِنَ الْقَتْلِ کا کل مضمون بہار دکھائیگا **دوسرا فائدہ** یہ ہے کہ قائل صاحب نے عبارت ہذا

دوسری صورت

پہلا فائدہ

دوسرا فائدہ

maablib.com

مین دو مطلب نہایت نفیس قرار دیے ہین **پہلے** یہ کہ کلمۂ حقہ خلیفۃ رسول اللہ بلا فصل
کی جدت و زیادت **دوسرے** یہ کہ فقرۂ طیبہ اشہد ان امیر المومنین علیا ولی اللہ
کی قدامت بوجہ مسکوت عنہ ہونے جدت کے اور زیادت یہ دونو مطلب انکے حرف عطف سے
جو عبارت - اور بعض شہرون مین چند روز سے میں واقع ہے ظاہر ہوتے ہین پس قولہ
اشہد ان امیر المومنین الخ معطوف علیہ اور قولہ خلیفۃ رسول اللہ بلا فصل معطوف
قرار پایا یہ بات تو قائل صاحب نے بھی کسی نحوی سے سنی ہوگی کہ معطوف علیہ و معطوف کا ایک ہی
حکم ہوتا ہے اگر حکم قدامت ہو تو دونو کے واسطے اگر حکم جدت ہو تو دونو کے لئے لیکن معطوف
علیہ کا حکم مین تابع ہوتا ہے اس تقریر سے ثابت ہوا کہ کلمۂ خلیفۃ رسول اللہ بلا فصل کی جدت
باطل ہے جبکہ دونو کے واسطے قدامت ثابت ہوئی اور جدت مرتفع ہوئی تو اس دونو کی زیادت
بھی باطل ہے کیونکہ موصوف بصفت قدامت زیادت و نقصان کو قبول نہین کرتا **اب ہم**
کہتے ہین کہ قائل صاحب کا نفس مطلب ہم تو سمجھ گئے مگر وہ بھی تو فرمائین کہ اپنے اس قول کو کس
مراد سے صادر فرمایا ہے آیا دونو کی جدت کے قائل ہین یا قدامت کے بنا بر شق اول معطوف
علیہ کو مسکوت عنہ کیون قرار دیا اور بنا بر شق ثانی معطوف کے واسطے جدت کیون ظاہر کی یا ین
الفاظ کہ (اور بعض شہرون مین چند روز سے) سبحان اللہ آنحضرت نے کیا ہی موصل الی المطلوب
عبارت تحریر فرمائی ہے ایصاحب **شعر** گر ہمین مکتب است و این ملا * کار طفلان خراب خواہد شد
کے مصداق سے احتراز کیجئے ایسی عبارت کے صنائع و بدائع دیکھ کر کہین آپکے پیرو لوگ آپکی
بیعت سے دست بردار ہو جائین **اگر آپ** فرمائین کہ معطوف علیہ اور معطوف دونون مین
جدت و زیادت ہی مگر فرق یہ ہے کہ معطوف علیہ مین کلیتہً ہے اور معطوف مین جزئیتہً تو ہم دو
طریق سے جواب دین گے **طریق اول** یہ ہے کہ جب معطوف علیہ کی کلیت جدت زیادت

کلام حضرت قائل کی ترکیب نحوی یہ ہے کہ قولہ (حضرات شیعہ) مبتدا ہی اور قولہ (زیادہ کرتے ہین) فعل ضمیر ہین فاعل کی حضرات شیعہ کی جانب

کے قائل ہوئے تو گویا اجتماعِ ضدین کے قائل ہوئے جب کلیت آگئی تو جدت و زیادت کہاں
رہی اگر جدت و زیادت کی کلیت ہوگی بھی تو اجماع کی جانب سے ہوگی اور ظاہر ہے کہ معطوف
علیہ کے مضمون پر کل امت محمدی کا اجماع واقع ہو چکا ہے پھر وہ جدید اور زیادہ کیونکر ہو سکتا
ہے اسی طرح معطوف کو بھی سمجھنا چاہئے **طریق دوم** یہ کہ معطوف علیہ اور معطوف کا تذکرہ
نزد گروہِ شیعہ عبادت ہے کیونکہ ذکرِ علی مرتضیٰ ہے اور حدیث متفق علیہ فریقین سے ثابت
ہے کہ ذکرِ علی عبادت ہے اور کسی عبادت میں جدت و زیادت ہو ہی نہیں سکتی پس معطوف
علیہ اور معطوف کیونکر جدید اور زیادہ ہونگے **تیسرا فائدہ** یہ ہے کہ حضرت قائل تھے شاید
اپنے ہان کی احادیث کو کسی معتبر شخص سے کہیں سن پایا ہے یا اپنی کتبِ احادیث پر خود
نظراندازی کی بھی تکلیف فرمائی ہے جس سے کلمۂ اشہد ان امیر المومنین علیؑ کی جدت کو
مسکوت عنہ قرار دیا واضح ہو کہ کتبِ احادیثِ اہلِ سنت میں جو کچھ در باب اذان و اقامت
مذکور ہے وہ یہ ہے **شروع شب معراج سے بعد کو** باوجود اختلاف قبل
یا بعد ہجرت کے یہ اذان و اقامت جسکی ابتدا مشورہ سے اور ثبوت خوابِ عبداللہ بن زید
وغیرہ سے ہے اہلِ اسلام میں رائج ہوئی **کتاب** صحیح بخاری چھاپہ لاہور سنہ ۱۳۰۰ ہجری پارہ
۳ کے صفحہ ۳۳۰ سطر ۱۷ میں ایک حدیث مع ترجمہ مذکور ہے وہ حدیث اور وہ ترجمہ یہ ہے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا كَثُرَ النَّاسُ قَالَ ذَكَرُوْا اَنْ يَّعْلَمُوْا وَقْتَ الصَّلٰوةِ بِشَيْءٍ يَعْرِفُوْنَهٗ فَذَكَرُوْا اَنْ يُّوْرُوْا نَارًا اَوْ يَضْرِبُوْا نَاقُوْسًا فَاُمِرَ بِلَالٌ اَنْ يَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَاَنْ يُّوْتِرَ الْاِقَامَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

ترجمہ انس ابن مالکؓ سے روایت ہے جب لوگ بہت ہو گئے یعنے مسلمان زیادہ ہو گئے

اُنہون نے ذکر کیا کہ نماز کے لئے کوئی نشانی مقرر کرنا چاہیے جسکو وہ پہچان لین پھر اُنہون نے تذکرہ کیا کہ آگ جلا وین یا ناقوس مارین آخر بلال حکم دیئے گئے اذان کے الفاظ دو دو بار کہنے کے لیے اور اقامت کے الفاظ ایک ایک بار کہنے کے لئے (اور کتاب مذکورہ کے صفحہ ۲۰۲ کی سطر مین یہ حدیث مع ترجمہ مذکور ہے) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَأَنْ يُوتِرَ الْإِقَامَةَ إِلَّا الْإِقَامَةَ ترجمہ انس بن مالکؓ سے روایت ہے بلالؓ حکم دیے گئے (یعنے آنحضرت نے اُنکو حکم دیا جیسے اوپر گزر چکا کہ اذان کے الفاظ دو دو بار کہین اور اقامت کے الفاظ ایک ایک بار مگر قد قامت الصلوٰۃ کا لفظ بالفاظ اذان یہ ہین اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح اللہ اکبر لا الہ الا اللہ یہ کلمات اذان چودہ ہوئے اور الفاظ اقامت یہ ہین اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوٰۃ۔ حی علی الفلاح قد قامت الصلوٰۃ اللہ اکبر لا الہ الا اللہ یہ کلمات اقامت نو ہوئے) اسکے بعد ۸ہجری میں بعد مراجعت از حنین جناب رسول کونین نے ابو محذورہ صاحب کو ایک اذان و اقامت تعلیم فرمائی اور اسی اذان و اقامت کی تعمیل کا حکم مسلمانون کو ہوا اور وہ یہ ہے اللہ اکبر۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ۔ اشہد ان محمدا رسول اللہ ترجیع حی علی الصلوٰۃ۔ حی علی الفلاح تثویب اللہ اکبر۔ لا الہ الا اللہ یہ کلمات اذان اُنیس ہوئے (اور الفاظ اقامت یہ ہین اللہ اکبر۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ۔ اشہد ان محمدا رسول اللہ ترجیع حی علی الصلوٰۃ۔ حی علی الفلاح تثویب قد قامت الصلوٰۃ اللہ اکبر لا الہ الا اللہ

یہ سترہ کلمات اقامت ہوئے) محدثین و فقہائے اہلسنت متفق ہین کہ ابو محذورہ کی حدیث پر
عمل کرنا بہتر ہے بچند دلیل **اول** اسلئے کہ یہ اذان و اقامت متاخر ہے اور خود حضرت صلعم کی
تعلیم ہے نہ کسی کا مشورہ نہ خواب بلکہ حکم خدا و رسالت مآب **دوم** مشتمل ہے زیادت پر جو غیر منافی
ہے قبول اسکا واجب ہے **سوم** مسلم و شافعی و مالک و احمد و جمہور علمائکا یہ قول ہے کہ اذان مین
ترجیع ثابت ہے **چہارم** اہل مکہ و مدینہ اسپر عامل رہے اور یہی عمل کرنا انکا بھی ترجیح دیتا
ہے یہی اذان و اقامت کو معمول بہ قرار دیتے ہیں **پنجم** حدیث ابو محذورہ کو امام حازمی نے ناسخ و
منسوخ مین نکالا ہے اور یہ حدیث ناسخ ہے حدیث عبداللہ بن زید وغیرہ کی جو بروایت انس مذکور
ہوچکی پس ایک گروہ اہل اسلام یعنے شیعہ حدیث ناسخ کا عامل ہے دوسرا گروہ کثیر اہلسنت ناسخ
و منسوخ کا دونو کو ملا کر عامل ہے پھر برخلاف بھی دونو کے ہے کیونکہ اذان اول مین کل الفاظ دو دو
بار تھے مگر انکے پہلے اللہ اکبر اور اخیر کو لا الہ الا اللہ کے کہنے مین حکم ناسخ پر عمل کیا
یعنے تکبیر چار بار ابتدا مین اور لا الہ الا اللہ ایک بار اخیر مین قائم کرلی اور **ترجیع و تثویب**
جو اذان دوم ناسخ مین تھی اسکو ترک کیا اور اذان منسوخ کا طریقہ اختیار کیا یہ تو اذان مین واقع ہوا
مگر کل چار وقت مین اور یہ پانچوین وقت مین برخلاف ہر دو اذان ناسخ و منسوخ کے سترہ کلمے کر دیئے یہی
اذان رہی نہ وہی اذان رہی اور اقامت مین برخلاف حکم حدیث دوم ناسخ کے چل پڑے کہ ترجیع و
تثویب کو ترک کیا اور حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کے کہنے مین برخلاف ہر دو یعنے
ناسخ و منسوخ کے عمل کیا کیونکہ دونو حدیث مین ایک ایک دفعہ کا حکم تھا مگر اہلسنت دو دو مرتبہ کہنے لگے
تو بنا برین اب اس گروہ اہلسنت کے استعمال مین کلمات اذان ۱۷ اور کلمات اقامت بھی پندرہ ۱۵ قرار
پائے بغیر ترجیع کی اذان کے سترہ کلمے ہوگئے اس گروہ اہلسنت کے بزرگون نے یہ طریقہ قائم کیا تھا پھر انکے
تابعین و تبع تابعین بمصداق بل وجدنا علیہ اٰباءنا و لو کان اٰباؤھم لا یعقلون شیئا

انکی تقلید واتباع پر قائم ہوگئے لیکن خاص فرقۂ مومنین بمفاد وجب الانقیاد ما آتاکم الرسول
فخذوہ اکر ارشاد جناب رسول امجاد کو بلا اختلاف قیاسات خود عمل مین لایا اور آئندہ کو بھی لاتا
رہیگا اور انیس۱۹ کلمے اذان کے بلا شہادت ولایت وخلافت امیر المومنین جسکو اجلۂ علماء عظماء
محدثین اہلسنت نے ترجیع سے تعبیر کیا ہے پورے ہی نہین ہو سکتے جیسا کہ عنقریب مذکور ہوگا انشاء اللہ
تعالی پس باین جہت کہ شہادت ولایت وخلافت امیر المومنین پر ترجیع پورا پورا گواہ ہے جو اذان
ابومحذورہ مین باتفاق علما ثابت ہے حضرت قائل نے اشہد ان امیر المومنین علی کی بدعت کو
مسکوت عنہ قرار دیا اور جو کہ ترجیع اذان ابومحذورہ مین ثابت ہے ہم بطریق اختصار اسکا بیان
کرتے ہین **واضح ہو** کہ یہ حدیث ابومحذورہ جسمین انیس۱۹ کلمے اذان کے اور سترہ کلمے اقامت
کے ہین مسلم چھاپہ کلان جلد اول کے صفحہ ۱۶۵ پر موجود ہے یہ حدیث بقول نووی صاحب شارح
صحیح مسلم مذہب مالک و شافعی و احمد و جمہور علما کے واسطے حجت بلیغ و دلیل واضح ہے قول نووی
یہ ہے کہ ترجیع اذان مین ثابت ہے و مشروع یہ کہکر نووی نے اختلاف بیان کیا ہے کیا ترجیع
رکن ہے کہ بغیر اسکے اذان ہی صحیح نہو گی یا وہ سنت ہے رکن نہین یہانتک کہ اگر اسکو ترک کردے
تو اذان صحیح ہو گی مگر کمال فضیلت ترک ہو جائے گا اور یہی صحیح ہے کہ انکے یعنے مالک و شافعی وغیرہ
کے نزدیک ترجیع سنت ہے اور ایک جماعت محدثین وغیرہ کے نزدیک جسمین ابوحنیفہ صاحب بھی
شامل ہین فعل ترجیع مین موذن مجاز و مختار ہے کرے یا نہ کرے لیکن اسکے بعد نووی صاحب تحریر
کرتے ہین والصواب اثباتہ یعنے ترجیع کا ثابت کرنا بہتر ہے اور بخاری پارہ ۳ صفحہ ۲۰۰ سطر ۷ مین
ذکر حدیث ابومحذورہ صورت ترجیع کی یون تصریح کی ہے اور ترجیع یہ ہے کہ پہلے شہادتین کو
دو دو بار آہستہ سے کہین پھر دو دو بار پکار کر کہین یہ نووی نے شرح مسلم مین ذکر کیا ہے اور رافعی
کے کلام سے نکلتا ہے کہ ترجیع آٹھ کلمات شہادت کے مجموع کا نام ہے یعنے اخفا و اظہار سے کہنا

اور شرح مہذب اور تحقیق اور ردقائق اور تحریر مین یہ ہے کہ ترجیع اول کو کہتے ہین پس بنابر قول نووی صاحب شہادتین ۸ بار کہنے لازم ہوئین اس صورت مین سوائے تثویب اُنیس کلمات اذان ہوتے ہین اور تثویب ترک ہوتی ہے حالانکہ تثویب فعل صحابۂ جلیل الشان تھا جو تین طرح ثابت ہے **پہلے** طبرانی نے نکالا ہے کہ حضرت بلال کا اذان مین تثویب کہنا ثابت ہے **دوم** بیہقی نے اپنی کتاب مین نکالا ہے کہ ابن عمر کا تثویب کو لکھنا اذان مین ثابت ہے **سوم** مترجم کتاب بخاری کا قول ہے کہ زید بن ارقم اور ابوامامہ صاحب اور اہلبیت عترت سے بھی تثویب کا اذان مین ہونا ثابت ہے **چہارم** بخاری مذکور کے صفحہ ۳۰۹ سطر ۱ مین مرقوم ہے (اور اس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ نماز فجر مین تثویب ہے) **اب** ہم یہ کہتے ہین کہ جب تثویب بھی ثابت ہے تو بلاتثویب کوئی اذان درست نہوگی پس بنابر شمولِ تثویب دو کلمے تثویب کے اور چھہ کلمے شہادتین کے داخلِ اذان رہین گے اُسوقت ۱۹ کلمے اذان ابومحذورہ صاحب کے پورے ہونگے اور اذان صحیح ہوگی اس تقریر سے آٹھ کلمات شہادتین ہونیکا بطلان ظاہر ہوا کیونکہ تثویب شامل قرار پائی جبکہ دو کلمے تثویب کے داخل اذان ہین تو آٹھ کلمے شہادتین کے پھر کیسے اور اگر آٹھ کلمے شہادتین کے بھی رہین اور دو کلمے تثویب کے بھی جیساکہ تثویب کہنا فعلِ صحابہ تھا تو اذان کے اکیس کلمے ہوجائین گے یہ امر برخلاف کل احادیث کے ہے اور قول رافعی کی بنا پر ہم کہتے ہین کہ جن آٹھ کلماتِ شہادت کے مجموعہ کو اخفا و اظہار سے کہنا ترجیع ہے تو چار شہادتین جو اخفا سے کہین اور بعد انکے انہین شہادتین کو چار بار باآواز بلند کہا یا برعکس اسکے تو باوجود گمان رکنِ اذان ہونے اس ترجیع اور سنت ہونے اسی ترجیع کے جسکا بیان پہلے ہوچکا ہے اہلسنت کا اس ترجیع کو بالکل تارک ہونا قول رافعی کو باطل کرتا ہے کیونکہ جب ترجیع آٹھ کلماتِ شہادت کا مجموعہ ٹھہرا اور وہ بھی رکنِ اذان یا سنت

ہے تو اہلسنت اس کن یا اس سنت کو کیون ادا نہین کرتے اور اگر چار کو ترک کرتے ہین تو چار کو
لیتے ہین ترجیع سے مراد یہ کہ چار کے اظہار کے ساتھ اخفائے چار کا الغو کوئی فائدہ بھی نہین تو ترجیع
ہی عبث ہو گئی اور فعل عبث حرام ہوتا ہے ہان البتہ اگر چار شہادتین بلند آواز سے اور
دو شہادتین آہستہ آواز سے ادا فرمائی جائین تو لاریب اسکو عقل بھی تسلیم کرتی ہے اور تصدیق
فرمانِ خدا و رسول بھی ہوتی ہے اور اذان مین تثویب بھی داخل ہو جاتی ہے اور قرطبی وغیرہ کا بھی
قول اسوقت مین صادق آتا ہے جو کہا ہے کہ اذان کے الفاظ قلیل ہین مگر عقائد کے کل مسائل پر
مشتمل ہین ورنہ فرمانِ خدا و رسول و قول قرطبی وغیرہ کی تکذیب اور مخالفت فعلِ صحابہ او
تکذیب مسلم و روایت ابی محذورہ کی وغیرہ وغیرہ بہت قباحتین لازم آئین گی اور حسب تحریر
شرح مہذب و تحقیق وغیرہ جس سے ثابت ہے کہ ترجیع اوّل کو کہتے ہین یہ بھی باطل ہے اسلئے
کہ ترجیع کے معنے ہین رجوع کرنا اور جبکہ پہلے آہستہ کلمات شہادتین کو کہا جائے جیسا نووی کے
قول مین ہے تو ضرور ہوا کہ بعد انکے پھر بھی چار شہادتین کے آہستہ ہی کہنے پر رجوع کیجائے ورنہ
رجوع ہی نہوگا اور اگر اول کلمات شہادتین کو بلند آواز سے ادا کیا جائے بعد اذان قبل
حی الصلوٰۃ کہنے کے پھر بجانب ذو کلمہ شہادتین کی آہستہ آہستہ بوجہ کسی مصلحت وقت کے رجوع
کیا جائے تو ان شہادتین کے اخفا سے ادا کرنیکا مفاد وہ پیدا ہوگا جو ہم قرطبی وغیرہ کے قول کے
ساتھ قبل ازین ذکر کر چکے آئندہ بھی یہ مضمون عبارت کتاب من لایحضرہ الفقیہ کی تطابق مین
مذکور ہوگا انشاءاللہ **یعنی** تصدیق فرمانِ خدا و رسول اور تصدیق قرطبی وغیرہ ہو جائیگی
کیونکہ خلافت و امامت عقائد مین داخل ہے تو ان شہادتین مین انکا اظہار ہوگا **اب ہم**
یہہ کہتے ہین کہ جب ایسی ایسی قوی وجوہ حضرت قائل کو اپنی کتب مین نظر آئین تو کلمہ اَشہدُ ان
امیر المومنین علیاً ولی اللّٰہ کی جدت سے سکوت کیا پس نہایت خوبی کے ساتھ اس کلمہ کی حقیقت و

قدامت ثابت ہوئی اسی طرح کلمۂ خلیفۂ رسول اللہ بلافصل کی بھی حقیت وقدامت ظاہر
ہوگئی خواہ اس کلمہ کو حرف انّ کی نفسہ خبر قرار دیکر جسکا اسم علیاً موصوفاً اپنی صفت ولیّ
اللہ سے ملکر اسم ہوا ہے کل فقرۂ اشہد ان امیر المؤمنین الخ کا جزو مانا جائے جیسا
کہ حضرت قائل صاحب نے اس جملہ کو اسی نہج پر تحریر کیا ہے یا اسکو بعد لفظ ولی اللہ خبر انّ خبر
ثانی خیر اگر خیال سہو حرف عطف از صاحب عبارت یا بلحاظ نسیان صاحب کتابت فقرۂ
اشہد ان امیر المؤمنین الخ کا بمنزلہ جزو سمجھا جائے ان دونو صورت مین کلمۂ خلیفۂ رسول
اللہ بلافصل جدید ہوگا کیونکہ صریح محال ہے کہ کل تو قدیم ہو اور اُسکا جزو یا بمنزلہ جزو جدید ہو
چوتھا فائدہ یہ کہ قائل صاحب نے خلیفۂ رسول اللہ بلافصل کو جو کہ فقرۂ اشہد
ان امیر المؤمنین الخ کا جزو یا بمنزلہ جزو ہے فقرۂ موصوفہ سے اسلئے جدا کرکے تحریر کیا کہ
سنت اکثر مسلمانان سابق کی پیروی ظاہر ہو یعنی جس طرح اُن لوگون نے بعد واقعۂ غدیر
فصل درمیان جناب امیر و رسول بشیر و نذیر قائم کیا تھا گویا کہ بعاوت قدیمہ بزرگان خود
اُسی طرح کا فصل قائل صاحب نے بھی درمیان فقرۂ اشہد ان امیر المؤمنین وکلمۂ
خلیفۂ رسول اللہ بلافصل ظاہر کیا حالانکہ بخوبی معلوم ہے کہ فصل درمیان نبی و ولی از قبیل
محالات ہے جیسا کہ آئندہ اسکا بیان آنیوالا ہے انشاء اللہ تعالیٰ تو فصل درمیان کل فقرۂ
اشہد الخ جزو یا بمنزلہ جزو لفظ خلیفۂ رسول اللہ بلافصل بھی محال ہے فتفکروا
تفعل **اب** کلام حضرت قائل کے دھوکونکو ہم تحریر کرتے ہین واضح ہو کہ اُنکی عبارت سراسر
خسارت مین کئی دھوکے واقع ہین **پہلا دھوکا** یہ دیا ہے کہ شیعہ کلمۂ ہذا کو اذان مین
زیادہ کرتے ہین بھلا اُنسے کوئی صاحب پوچھین کہ اے حضرت یہ تو فرمایئے کہ شیعہ لوگ اذان
مین انیس ۱۹ کلمات سے اور کونسا کلمہ زیادہ کرتے ہین ذرا اُن کلمات کا شمار تو کیجیے اگر گنتے گنتے

فائدہ

پہلا دھوکا

بھول جائے تو پھر گن لیجئے **ابومحذورہ** سے معتبر صحابی کی حدیث تو تمام اہلسنت کے نزدیک معتبر ہے آپکے نزدیک وہ حدیث کیون مردود ہو گئی اس امر کا نہایت تعجب ہے کہ ابو محذورہ کی حدیث ناسخ اور عبداللہ بن زید کی حدیث منسوخ ہے باوجود اسکے آپ نہ ناسخ ہی پر عمل کرتے ہین نہ منسوخ پر بلکہ کچھ ناسخ سے چن لیتے ہین کچھ منسوخ سے بین لیتے ہین اور کچھ زیادہ بھی کرتے ہین تب اذان واقامت ٹھیک بیٹھتی ہے اور خود ناسخ پر عمل نہین کرتے تو اور بھی کسی کا اُس پر عمل کرنا گوارا نہین اس معاملہ مین تین خطا مین آپ کی ظاہر ہوئین کچھ ناسخ پر کچھ منسوخ پر کچھ اُن دونو کے خلاف پر عمل کرنا یہ **پہلی خطا** ناسخ پر خود عمل نہ کرنا

دوسرا دھوکہ

دوسری خطا ناسخ پر ترک تعمیل کی اور وں کو ترغیب دینا **تیسری خطا** نہ معلوم یہ آپکی اجتہادی خطائین ہین یا کیسی اور کس درجہ کی **دوسرا دھوکہ** یہ ہے کہ شیعون کی طرف زیادہ کرنیکی نسبت دی ہے بلکہ یہ ایک بہتان صریح اور افترائے قبیح ہے اگر اس کلمہ کو زیادہ کیا ہوگا تو آپکے حضرت ابومحذورہ صاحب نے یا آپکے اجلہ علما وفقہا نے جنھون نے ترجیع وتثویب کو ضروریات اذان مین فرمایا ہے ہان شیعہ لوگون سے یہ قصور تو البتہ سرزد ہوتا ہے کہ حسب تحقیق بعد حصول تصدیق حدیث ابومحذورہ پر بوجہ ناسخ ہونے کے کثرت سے عمل کرتے ہین اور حدیث عبداللہ بن زید پر بسبب منسوخ ہونے کے کبھی عمل نہین کرتے اور بر خلاف

تیسرا دھوکہ

اہل تسنن خلط احکام کرتے ہین **تیسرا دھوکہ** یہ ہے کہ حضرت قائل نے اپنی عبارت مین لفظ اذان کی قید کی ہے تو ازبسکہ اس کلمہ کے کہنے سے شعار ایمان ظاہر ہوتا ہے خواہ تنہائی یا مجلس کسی حالت مین کسی جگہہ کسی وقت ایک اذان ہی پر کیا موقوف ہے بوجہ ظہور شعار ایمان شیعہ لوگ تو اپنے مردون کی تلقین مین بھی اس کلمہ کو کہتے رہتے ہین بلکہ فرقہ شیعہ کی شناخت گویا

چوتھا دھوکہ

اس کلمہ پر ہے **چوتھا دھوکہ** یہہ کہنا ہے کہ بعض شہرون مین چند روز سے خلیفہ

رسول اللہ بلا فصل زیادہ کرتے ہین یعنی بعض شہرون کی اور چند روز کی قید کرنا یہ
اُن قائل صاحب نے اپنے نزدیک عوام الناس کو ایک بہت بڑا دہوکہ دیا ہے اُنکو اطلاع نہین
کہ شیعیانِ اثنا عشریہ کثرہم اللہ رب البریہ جس جس شہر مین سکن گزین ہین ہمیشہ ہمیشہ زمانہ
بادشاہانِ عادلان مین بلا عذرِ شرعی اِس کلمہ کو اعلان کے ساتھ کہتے رہے اور کہتے ہین
چنانچہ کتبِ تواریخ و سیر اِس ہمارے مضمون کی مصدق موجود ہین البتہ بخوفِ حاکمانِ غیر
عادلان مثل بنی امیہ و عباسیان وغیرہ اِس کلمہ تبرکہ کو اُنکے ایامِ حکومت و سلطنت مین باخفا
کہتے رہے جسطرح زمانۂ رسولخدا مین بخوفِ منافقین باخفا بھی مذکور ہوتا رہا جنکی تعبیر محدثین
اہلسنت نے بلفظِ ترجیع کی ہے اسکا ذکر پہلے گزر چکا اور اگر اُسکے اظہار مین منافقین سے
کچھ خوف نہ تھا تو وہ لوگ جس کلمۂ حق کو دوسری بار بھی بلند آواز سے کہہ سکتے تھے آہستہ
کہتے ہی کیون تھے لیکن کتبِ حضراتِ اہلسنت سے یہ بھی ثابت ہے کہ زمانۂ جنابِ رسالتمآب
بلکہ خلافتِ حضرتِ ابوبکر تک کلمۂ الصلوٰۃ خیر من النوم کا اذان مین کہین کچھ پتہ اور نشان
نہ تھا **پانچوان دہوکہ** یہ ہے کہ قائل صاحب نے عبارت مین بڑی جسارت کی ہے
کہ شیعون کی نسبت زیادتی کی دلیل جن کتب سے پیش کی ہے اُن کتب مین گروہ مفوضہ کے زیادہ
کرنے کلمۂ موصوفہ کا تذکرہ ہے چنانچہ اُن کتب کی عبارت سے یہ مطلب روشن اور من الشمس
اظہر دا مین ہے جبکہ مفوضہ اُسکو زیادہ کرکے ثواب کوئی کیا زیادہ کرتا تحصیل حاصل محال
ہے اور شیعہ اثنا عشریہ کے اذان ہی مین زیادتی کرنے کا کیا مذکور یہ لوگ تو کبھی احکامِ شرع
مین اپنا کوئی بھی حکم داخل اور اپنی تجویز خاص شامل نہین کرتے بخلاف ائمہ اہلسنت کے اُنکی
بنا و مدار مذہب ادلہ اربعہ یعنی نص و حدیث اجماع امت و قیاس امام پر ہے انکے ذریعہ سے
کیسی کیسی زیادتیان اور اختراعِ مسائلِ دین مین انہون نے کئے ہین کہ غیر مقلدین اہلسنت نے

[illegible] واسطے اُس کے باعلان کہنے سے نزدیک تو کسی کی ثابت ہے نہین ۱۲ منہ

مجلداتِ ذخیمہ و اسفارِ جسیمہ انکے طعن و طنز و تشنیع سے بھر دیے ہین من شاء فلیرجع الیہا اسکے علاوہ یہ کہ اگر شیعہ اثنا عشریہ اسکو زیادہ کرتے تو بدعت ہوتی اور بدعت مین شیعون کے نزدیک برکت ہوتی ہی نہین حالانکہ کتبِ سلف و خلفِ شیعہ مین بالاجماع والاتفاق اس کلمہ حقہ کو کہنا اذان مین باعثِ برکت مرقوم ہے کما سیجی انشاء اللہ تعالی اور شیعون کے نزدیک جو بدعت مین برکت نہین ہوتی اسکی دلیل وہ حدیثِ صحیح ہے جسکو بڑے بڑے علمائے اہلسنت نے اپنی کتبِ احادیث مین رواتِ ثقات سے نقل کیا ہے عبارت مع ترجمہ ملاحظہ کیجیے کُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ ترجمہ ہر ایک بدعت گمراہی ہے انتہی لیکن شاید حضراتِ اہلسنت کے نزدیک کسی بدعت مین برکت بھی ہوتی ہے اسکی دلیل یہ ہے کہ تراویحِ مخترعہ حضرتِ عمر کو باعثِ برکت سمجھکر بجالاتے ہین اور حرمتِ متعہ وغیرہ مجوزہ حضرتِ عمر پر ابتک قائم چلے جاتے ہین اسی جہت سے حدیثِ مذکور مین لفظِ کل کو بمعنی بعض بتاتے ہین جیسا کہ مسلم چھاپہ کلان کے صفحہ ۲۸۵ مین مرقوم ہے اور یہ خیال نہین فرماتے کہ ہر ایسا قیاسِ خفی باوجود شرائطِ انتاج باینہمہ تاویلِ سخیف و علیل غیر منتج ہو جائینگے پھر بجز نقصانِ مسائلِ فقہ اور کوئی نتیجہ نہ نکلے گا **قولہ** اور ان کلمات کی زیادتی اذان مین حد سے زیادہ اصرار ہے **اقول** غلط ہے کہ ان کلمات کی زیادتی پر اصرار ہے بلکہ ان کلمات کی زیادتی ذکر پر اپنے ہر عمل مین اصرار ہے کیونکہ حسبِ ارشادِ پروردگار یعنی آیہ وافی ہدایہ قُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَکُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَکُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَکُمْ الخ اور بموجب بیانِ صدق توامانِ جنابِ سید ابرار یعنی حدیث اَنَا وَعَلِیٌّ مِنْ نُوْرٍ وَّاحِدٍ اور بمفاد آیہ کریمہ اَفَمَنْ کَانَ عَلٰی بَیِّنَۃٍ مِّنْ رَّبِّہٖ وَیَتْلُوْہُ شَاہِدٌ مِّنْہُ اور بموافقِ حدیث لَحْمُکَ لَحْمِیْ وَدَمُکَ دَمِیْ وغیرہ وغیرہ اتحاد بذاتِ جنابِ رسولِ مختار و حیدرِ کرار کالشمس فی رابعۃ النہار ظاہر و آشکار ہے اگرچہ زیادہ تصریح و توضیح مماثلت و مساوات درمیان

احمد و علی ؑ در کار ہے تو ہماری کتاب میزان الحق والباطل فی ردّ الغوی المارد والعاطل ہم سے
طلب کر کے ملاحظہ فرمالیجیے کہ اسمیں اس مطلب علمی و مقصد اصلی کا اظہار اور ۳۱۱۲ آیاتِ
قرآنی کا مع تطبیق احادیث متفق علیہ ثبوت ہیں مطلوب خیر اسلوب حساب و شمار ہے اگر طوالت
بیانات کا خوف طاری ہو تو میری کتاب براہین بازغہ بجواب حجۃ بالغہ ہی کا مطالعہ کیجیے جسمیں
پانسو ستائیس ۵۲۷ آیات قرآن سے مع مطابقت احادیث جناب رسولِ دو دو اثبات اس بات کا
موجود ہے جبکہ نبی و ولی میں یہ شانِ اتحاد ہے جسکا شاہد رب العباد ہو اور بعینہ قول رسول امجاد ہو
تو ان دو لو بزرگوار میں فاصلہ ہونا مطلق بے بنیاد ہے جبکہ گروہِ شیعہ کو احادیث متفق علیہ پر
اعتماد ہے اور قولِ مخبر صادق فاذا قال احدکم لا اله الا الله محمد رسول الله
فلیقل علی امیر المؤمنین یاد ہے جسمیں معیتِ ذکرِ توحیدِ خدا و رسالتِ حضرت
محمد مصطفےٰ و امارت و امامت جناب علی مرتضیٰ کا ارشاد ہے اور حدیثِ جنابِ رسول صلعم یعنی
ان الله تعالی جعل لاخی علی بن ابیطالب فضائل لا تحصی فمن کتب فضیلة
من فضائله لم تزل الملائكة يستغفرون له ما بقی لتلك الكتابة رسم و اثر
ومن ذکر فضیلة من فضائله مقرا بها غفر الله له ما تقدم من ذنبه وما تاخر
ومن نظر الی فضیلة من فضائله غفر الله له الذنوب التی اکتسبها بالنظر
ومن استمع فضیلة من فضائله غفر الله له الذنوب التی اکتسبها بالاستماع
ترجمہ بیشک اللہ تعالیٰ نے قرار دیے ہیں میرے بھائی علی بن ابی طالب کے فضائل بیحد پھر
جو کوئی لکھے ایک فضیلت انکے فضائل سے ہمیشہ فرشتے استغفار کرتے رہیں گے اسکے واسطے جبتک
باقی رہے اس کتابت کا نشان اور اثر اور جو کوئی ذکر کرے ایک فضیلت کا انکے فضائل سے اسکا
مقر ہو کر بخشے گا اللہ اسکے پہلے گناہ اور پچھلے اور جو کوئی نظر کرے ایک فضیلت پر انکے فضائل کے

بخشے گا اللہ اُنکے وہ گناہ جنکو اُس نے حاصل کیا ہے نظر سے اور جو کوئی سُنے ایک فضیلت
اُنکے فضائل سے بخشے گا خدا اُنکے وہ گناہ جنکو اُس نے حاصل کیا ہے سماعت سے) بہر صورت
واضح اولی النقیا ہے جسمیں کثرت ثواب فی کر فضائل امیر المومنین بلکہ زیادتی اجر کاتب و ناظر و سامع
فضائل و مناقب آنحضرت پر پورا پورا شاہد ہے پس اہل ایمان پر نسبت اصرار ایسے کلمہ طیب و
اطہر کے کیوں ایراد ہے اس مقام پر ایک ایسی حدیث تحریر کرنا منظور ہے جو کلمہ موضوعہ کے اصرار پر
گروہ شیعہ کے حسب مراد ہے اُس حدیث کا تنویر الایمان کلینی رحمۃ اللہ سے استناد ہے وہو ہذا بعینہ

قال محمد بن یحیی عن احمد بن محمد عن محمد بن ابی بصیر عن ابی الحسن الرضاؑ
عن ابیہ عن آبائہ عن امیر المؤمنین عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ انہ
قال لما اسری بی الی السماء السابعۃ نزل ملک من السماء السابعۃ لم ینزل قبل ذلک
الیوم فقال اللہ اکبر فقلت کذلک اللہ ربی جلّ و عزّ حتّی فرغ من الاذان
فقال امیر المؤمنین علیہ السلام جعلت فداک یا رسول اللہ لای شئ قال
المؤذن اللہ اکبر اربعا والباقی مثنی مثنی فبکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و بکینا
لبکائہ ثم قال ہل تدرون ما قال قلت اللہ و رسولہ اعلم قال ان قول المؤذن اللہ
اکبر و لا یقع علی قدمہ و ازلیتہ و ابدیتہ و علمہ و قوتہ و قدرتہ و حلمہ و جودہ
و عطائہ و کبریائہ و اذا قال المؤذن اللہ اکبر ثانیا فانہ یقول اللہ الذی لہ الخلق
و الامر بمشیتہ کان الخلق الی ان قال و اما قولہ اشہد ان امیر المؤمنین و امام
المتقین علیا ولیّ اللہ کانہ یقول و قالت الملائکۃ قد تم عملکم یا امۃ محمد ما بعث
اللہ رسولا الا لیظہر نصرہ فعلیکم بعلی بن ابیطالب فلا تضیعوہ فانہ امامکم
و عماد دینکم القیّم و لا یقبل اللہ عمل عبد الا بہ فتعاہدوہ یغفر لکم

ذنوبکم ویکفر عنکم سیئاتکم ولا تتولوا عنہ وفی المرۃ الثانیۃ اشہد ان
امیر المؤمنین وامام المتقین علیا ولی اللہ فیقول یا عباد اللہ لا تغفلوا عن
ذمۃ اللہ وذمۃ الرسول المصطفی یا معشر الناس انی قد اخبرتکم بما انتم دینکم
ولا یستعمل ایمانکم واذانکم واقامتکم واصلوتکم ولا صومکم وحجکم ونسککم و
خمسکم وزکوتکم ولا مبدائکم ولا معادکم الا بہ قد اظہرہ اللہ لکم
فتمسکوا بہ فانہ حجۃ اللہ علیکم بعد الرسول وانہ حبل
ممدود من اللہ الیکم فاعتصموا بحبل اللہ جمیعاً

ترجمہ کہا محمد بن یحییٰ نے روایت کی ہے احمد بن محمد نے محمد بن ابی البصیر سے انہون نے ابوالحسن امام رضا
سے انہون نے اپنے پدر بزرگوار سے انہون نے اپنے آبائے کرام سے انہون نے امیر المومنین سے انہون نے
رسول خدا صلعم سے کہ حضرت نے فرمایا جب لیگئے مجھکو چھٹے آسمان پر تو اترا ایک فرشتہ ساتوین آسمان سے
جو اُس روز سے قبل نہ اُترا تھا تو اُس نے کہا اللہ اکبر پس مینے کہا ایسا ہی ہے اللہ پروردگار میرا
بزرگ و قوی یہانتک کہ وہ فارغ ہوا اذان سے تو عرض کیا امیر المومنین علیہ السلام نے فدا ہون آپ کے
یا رسول اللہ کس لئے کہا موذن نے اللہ اکبر چار بار اور باقی دو دو بار پس گریہ فرمایا رسول خدا صلعم
نے اور روئے ہم اُس جناب کے رونے سے پھر فرمایا آیا تم جانتے ہو کہ اُس نے کیا کہا مینے عرض کیا کہ
اللہ اور اُسکا رسول خوب جانتا ہے فرمایا کہ موذن کا پہلا قول اللہ اکبر واقع ہوا اُسکی قدامت اور
ازلیت اور ابدیت اور علم و قوت و قدرت و حلم و جود و عطا و بزرگی پر اور جب کہا موذن نے
اللہ اکبر دوسری بار سو وہ کہتا تھا جو اللہ کہ اُسی کے واسطے ہو پیدا کرنا اور ہر امر اُسی کی مشیت سے
ہے خلق یہانتک کہ کہا لیکن قول اُسکا اشہد ان امیر المومنین وامام المتقین علیاً ولی اللہ گویا
کہ وہ کہتا تھا اور کہا ملائکہ نے بیشک تمام ہوا عمل تمہارا اے امت محمد نہین مبعوث کیا اللہ نے اپنے

mdabiib.com

رسول کو مگر تاکہ ظاہر کرے اپنی نصرت کو پس لازم پکڑو علی بن ابی طالب کو اور نہ ضائع کرو اُسکو کیونکہ
وہ امام تمہارا اور پیشوا تمہارے دین کا پائدار رکھا ہے اور نہین قبول کرتا اللہ عمل کسی بندہ کا مگر اُسی سے
سو عہد کرو اُس سے کہ بخشیگا تمہارے واسطے گناہ تمہارے اور دور کریگا تم سے برائیان تمہاری اور
رو گردانی نہ کرو اُس سے اور دوسری مرتبہ مین اشہد ان امیر المومنین و امام المتقین علیاً ولی اللہ جو
کہا سو کہتا تھا اے بندگان خدا غفلت نہ کرو ذمہ تمہارا و ذمہ رسول مصطفےٰ سے اے گروہ مردم مین نے
تمکو خبر دیدی ساتھ اس چیز کے کہ نہ تمام ہو تمہارا دین اور نہ کامل ہو تمہارا ایمان اور اذان تمہاری
اور اقامت تمہاری اور نماز تمہاری اور نہ روزہ تمہارا اور حج تمہارا اور نسک تمہاری اور خمس تمہارا
اور زکواۃ تمہاری اور مبداء تمہارا اور نہ معاد تمہاری مگر اُس سے بیشک ظاہر کیا ہے اُسکو اللہ نے تمہارے
واسطے پس چنگل مارو اُس سے کیونکہ وہ حجت خدا ہے تم پر بعد رسول کے اور بیشک وہ ایک رسی کھنچی ہوئی
ہے تمہاری طرف پس پکڑو رسی اللہ کی سب) اس حدیث معراج سے بخوبی ظاہر ہوا کہ فرشتے نے
اذان مین اشہد ان امیر المومنین لکھا حالانکہ بموجب روایات متکثرہ اُسوقت تک
جناب امیر المومنین کا خلیفۃ الرسول ہونا لوگون پر ظاہر نہوا تھا پس معلوم ہوا کہ منصب خلافت بلا
فصل جناب ہدایت مآب کو پہلے ہی من عند اللہ عطا ہو چکا تھا اور جب بروز غدیر انکے اظہار کا
وقت آیا تب بحکم خدا جناب رسالت پناہ نے اُسکو لوگون پر ظاہر فرمایا **اگر کوئی شخص** حضرات
اہل سنت مین سے یہہ کہے کہ اس حدیث مین لفظ خلیفۃ رسول اللہ بلا فصل تو مذکور ہی نہین
پھر اس کلمہ کو کہان سے سمجھا گیا **اسکا جواب** یہہ ہے کہ لفظ خلیفہ رسول اللہ بلا فصل
کے معنے جو بہت بڑے فضائل جناب امیر سے ہین خود اس حدیث مین پائے جاتے ہین یعنی قول
نبی صلی اللہ علیہ و آلہ فانہ حجۃ اللہ علیکم بعد الرسول سے جو شان والائی
اعلائی علی مرتضی مین اُس جناب نے لوگون سے ارشاد کیا پھر جبکہ آنحضرت بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ

وآلہ حجۃ اللہ قرار پائے تو خلافتِ بلافصل مین کیا کلام باقی رہا اگر کسی اور کے حق مین ایسا کچھ حکم دیا جاتا تو البتہ خلافت کنداٰئی مین لب کشائی کا کچھ موقع بھی ملتا واذلیس فلیس فی بلک

اب ہم دو خواب اپنے علماء رضوان اللہ تعالیٰ عنہم کے باین غرض نقل کرتے ہین کہ حضرت قائل نوم غفلت سے بیدار ہو کر آنکھین کھولین اور پھر کلمہ ممدوح کے اصرار پہ کچھ نہ بولین۔

پہلا خواب واضح ہو کہ سید سندا واہ **سید نعمت اللہ** طاب ثراہ اپنی کتاب **زہر الربیع** مین اپنے خواب اس طرح تحریر فرماتے ہین رایت فی صفہان لیلۃ من اللیالی الشریفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کانی فی بریۃ واسعۃ وفیہا حجرۃ واحدۃ والناس یقصدون الحجرۃ فقلت من فیہا قالوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ فعدت نحو الحجرۃ واذا ہو صلی اللہ علیہ وآلہ جالس علی بابہا یجیب الناس بما یسئلونہ فوقفت بین یدیہ بعد الانکباب علی رجلیہ فقلت لہ یا رسول اللہ انہ ورد عنکم دعاء اول الصلوۃ اللہم انی اقدم الیک محمدا بین یدی حاجتی الی اخرہ ولیس فیہ ذکر علی امیر المؤمنین واخاف ان الحق باسمک یکون تشریعا فاشار باصبعیہ فقرن بینہما یقول علی معہ اسمی مثل ہاتین اذا ذکرت اسمی فاذکر اسمہ فانتبہت فرحا مسرورا **ترجمہ** خواب مین دیکھا مینے صفہان مین ایک شب شبہائے شریفہ مین سے رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ کو گویا مین ایک مکانِ بلند و وسیع مین ہون اور اسمین ایک حجرہ ہے اور لوگ حجرہ کی طرف چلے جاتے ہین تو مینے کہا کہ حجرے مین کون شخص ہے لوگون نے کہا کہ رسولخدا صلعم تشریف رکھتے ہین تو مین دوڑا حجرہ کی جانب یکایک دیکھا مینے کہ وہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ اُس کی دروازہ پر بیٹھے ہین اور لوگون کے سوالات کا جواب فرماتے ہین پس مین اُس جناب کی

قد وقع الغلط عن الکاتب فی اصل النسخۃ ہہنا واتفاق ہذا اللفظ فقمت کما فی الترجمۃ بیان معناہ ۱۲

قدمبوسی کے بعد سامنے حضرتؐ کے کھڑا ہو گیا تب میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ شک نہین کہ وارد
ہوئی ہے آپسے دعائے اول نماز کیلئے خدا مین پیش کرتا ہون تیری طرف محمدؐ کو سامنے اپنی حاجت
کے الخ اور اسمین نہین ہے ذکر علیؑ امیر المومنین اور مین خوف کرتا ہون کہ آپکے نام سے ملاؤن
کہ تشریع ہو جائیگی پس اشارہ کیا حضرتؐ نے اپنی دو انگلیون سے اور ان دونوکو ملا کر فرمایا علیؑ
میرے نام کے ساتھ ان دونو کی مثل ہے جب تو ذکر کرنا میرے نام کا تو اسکے نام کا ذکر کرنا پس مین
بیدار ہوا شاد ومان و مسرور) اِس خواب صادق سے کہ بمنزلہ بیداری بلکہ عین ہدایت جناب
باری ہے ثابت ہوا کہ باوجود اسکے کہ وہ دعا بشمول نام نامی علی مرتضیٰؑ وارد نہوئی تھی جناب رسولخدا
صلی اللہ علیہ و آلہ نے اسکو بلا ذکر علیؑ پڑھنا گوارا نہ فرمایا بلکہ ارشاد کیا کہ جسطرح یہ ملی ہوئی انگلیان
آپسمین ملحق وملصق ہین ایسے ہی نام علیؑ میرے نام سے ملحق وملصق ہے جب میرا نام لینا تو علیؑ کا

خواب دوم

بھی نام ضرور لینا **خواب دوم** استفتائی و تخطی جناب مولوی محمد بن المولی المغفور
محمد کاظم مطبوعہ مطبع علوی باہتمام محمد علی بخش خان ابن میر محمد خان بمقام لکھنؤ ۱۲۸۹ھ
کی صفحہ ۱۲ مین منقول ہے کہ ایک سید جلیل و مقدس نبیل قدس سرہ نے خواب مین جمال باکمال
جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ و آلہ کو دیکھا اُس جناب نے سید ممدوح کو اذان کہنے کا حکم دیا
اور اذان کہنے کا جو مقام صحن خانہ مین تھا اُسکی جانب اشارہ فرمایا سید موصوف کہتے ہین
کہ مین نے اُس مقام پر جا کر اذان باواز بلند شروع کی یہانتک کہ اشہد ان محمدا رسول اللہ تک
پہنچا پھر دلمین خیال آیا ہی تھا کہ حیّ علی الصلوٰۃ کہون ناگاہ میری لب کشائی سے
پہلے جناب رسالت پناہ نے جس جگہہ پر تشریف فرما تھے اشہد ان امیر المومنین امام المتقین
علیاً ولی اللہ مع اور اور القاب جناب ولایت مآب جو کہ سب مجھکو بعینہ یاد نہین رہے
باواز بلند فرمایا یہ سنکر مین خواب سے بیدار ہوا انتہی ترجمہ اس خواب سعادت انتساب سے واضح بلکہ متیقن

maablib.com

ہوا کہ جنابِ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی روحِ اطہر کو نہایت ناگوار ہے کہ اذان مین بعد شہادتِ رسالت شہادتِ امارت وامامت جنابِ شاہ ولایت مذکور ہوا اور جو کہ سید صاحب موصوف کو باقتضائے طبع انسان اور اور القاب کا نسیان واقع ہوا کیا عجب بلکہ مظنہ راجح ہے اس امر کا کہ ان القابِ طیاب مین ایک لقب پاک جناب صاحبِ لولاک نے خلیفۃ رسول اللہ بلا فصل

بھی فرمایا ہو کما یظہر لمن اعطاہ اللہ الذہن السلیم والطبع القویم واللہ یہدی من یشاء الی

صراطِ مستقیم پس ایسے ذکر اطیب و اطہر پر تابعانِ احکامِ خدا و مطیعانِ فرمانِ جنابِ رسولِ خدا و منقادینِ ارشادِ حضراتِ ائمہ ہدیٰ کا کیونکر اصرار نہو **قولہ** اور اگرچہ کلمہ بلا فصل کے اعلان کو ۳

اہلسنت متضمن معنی تبرا سمجھتے ہین مگر پھر بھی حضرات شیعہ کو اُسکے اعلان پر اصرار ہوتا ہے **اقول**

کیا خوب آپکی اس قید اعلان سے ظاہر ہوا کہ کلمہ بلا فصل کے آہستہ کہنے کو حضرات اہلسنت تبرا نہین سمجھتے جیسے انیس ۱۹ کلمے اذان کے حدیثِ ابی محذورہ سے جسکا ذکر پہلے گزرا آہستہ کہنا شہادتین ثابت ہے یہ خاص مضمون آپ ہی کی تحریر مین پایا گیا کہ کسی لفظ کا اعلان سے کہنا تبرا سمجھا جاتا ہے خواہ اسکو آہستہ کہنا تبرا نہ سمجھا جائے اگر حضرات اہلسنت و جماعت حدیثِ ابی محذورہ پر کبھی کاربند نہون بلکہ ان معتبر صحابی کی اذان کو مشتمل بر تبرا یا خود تبرا سمجھین یا اُن بیچارے کی اذان کی اعلان یا کبھی اخفا کو مشتمل بر تبرا یا تبرا ہی جانین یا بسبب پندرہ کلمہ والی عبداللہ بن زید ہی کی اذان پر عمل کیے جائین تو چاہیے کہ انکے علما اپنی کتب سے بھی اُس بے قصور اذان کو نکال دین اور اگر انیس ۱۹ کلمہ والی اذان کو مشتمل بر تبرا بھی نہ سمجھین پھر اسکو عمل مین بھی نہ لائین تو یہ بات ان لوگون کی کمال دینداری و نہایت ذکاوت و فطانت شعاری اور فہم معانی و ادراک تراکیب الفاظ و معانی پر پوری پوری دلیل ہو گی اے حضرت ایسی تحریر آپ کی فقط حکام وقت کی دھوکہ دہی کے واسطے ہی ورنہ اگر غور کرین سوچین تو شاید سمجھ جائین کہ زید ہی کو زید کہنا چاہیے زید کو عمرو نہین

کہہ سکتے کلمہ بلافصل کا نہ اعلان سے کہنا تبرا ہے نہ اخفا سے اسکی وجوہ کثیرہ ہین لیکن اس
مقام پر صاحب انصاف کی تسکین قلب کو پانچ ہی وجہین کافی ہین **پہلی وجہ** یہہ ہے کہ اہل
لغت کے نزدیک لفظ بلافصل کے معنی اور ہین اور تبرا کے معنی اور اگر کوئی صاحب سپر یقین
نہ کرین تو بسم اللہ کتب لغت مین ان دونو لفظ کے معنی دیکھلین **دوسری وجہ**
یہہ ہے کہ لفظ بلافصل کا کوئی ایسا مفہوم اصطلاحی بھی نہین جو تبرا یا متضمن تبرا ہو ورنہ
اہلسنت منطقی اس کلمہ کی دلالت تبرا پر کسی طرح ثابت تو کردین **تیسری وجہ** یہہ کہ اگر یہ کلمہ
تبرا ہوتا تو شیعیان اثنا عشری اس کلمہ کو اپنے خاص جلسہاے حاضرین وغیرہ مین کیون
نہ کہتے حالانکہ وہان تو اس کلمہ کا ذکر بھی نہین آتا حضرت قائل اس دعوی کی اپنے طور پر تحقیق
چاہین تو مع دیگر کسان ہمداستان خفیہ یا علانیہ اسکو معلوم کرلین **چوتھی وجہ** یہ کہ حضرات
اہلسنت خلافت کو یا تو اجزاے دین مین سے شمار کرتے ہین یا اجزاے دین سے نہین گنتے
پہلی شق اگر درست ہے تو ضرور ہوا کہ جن جن خلفا کی خلافت جزو دین ہے قبل تنزیل آیہ
ذیل جسکا مضمون اکمال دین و اتمام نعمت و رضاے خدا بدین اسلام ہے وہ خلفا من جانب اللہ
مقرر ہو چکے ہونگے آیہ پ ۶ **اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ** آج کامل کیا مینے تمہارے
واسطے دین تمہارا **وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا** اور تمام کی نعمت
اپنی اور پسند کیا مینے تمہارے واسطے اسلام کو دین ورنہ اس شکل سے ۲ دو نتیجہ برآمد ہونگے
ایک تکذیب کلام خدا کہ قبل از تقرر خلفا جنکی خلافت جزو دین تھی دین تو ناقص تھا
اور خدا ہی تعالی نے فرمایا کہ مینے آج تمہارا دین کامل کردیا وغیرہ وغیرہ **دوسرے** خلافت کا
اجزاے دین سے نہونا کیونکہ خلافت بعد اکمال دین بلا احتیاج ہی واقع ہوئی حالانکہ
خلافت کو اجزاے دین سے تصور کیا گیا تھا ہذا خلف اگر اہل سنت کے علما فرمائین کہ خلفا

قبل از تنزیل آیۂ الیوم اکملت الخلافت پر مقرر ہو چکے تھے تو پھر یہ بھی تو بتائیں کہ تخصیص خلفا
بعد تعمیم ان آیات کے کس دلیل سے ہوگی **آیات** پ ۸ ع ۷ وَهُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلَائِفَ
الْأَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ آیۂ پ ۱۱ ع ۹ ثُمَّ جَعَلْنَاكُمْ خَلَائِفَ فِي
الْأَرْضِ مِنْ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ آیۂ پ ۲۰ ع ۱ أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَ
يَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ آیۂ پ ۲۲ ع ۱۶ هُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلَائِفَ
فِي الْأَرْضِ آیۂ پ ۲۷ ع ۱۷ آمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَأَنْفِقُوا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُسْتَخْلَفِينَ فِيهِ

ترجمہ اور وہ ایسا ہے کہ تمکو قرار دیا ہے خلیفہ زمین کا اور بلند کیا ہے بعضون کے اوپر
بعضون کے درجون کو پھر ہمنے قرار دیا تمکو خلیفہ زمین کا بعد اُنکے تاکہ ہم دیکھین کیا عمل کروگے
آیا کون اجابت کرتا ہے مضطر کی جب اُس سے دعا کرے اور دور کرتا ہے برائی کو اور
گردانتا ہے تمکو خلیفہ زمین کا وہ ایسا ہے کہ قرار دیا ہے اُس نے تمکو خلیفہ زمین مین ؛
ایمان لاؤ اللہ اور اُسکے رسول پر اور خرچ کرو اُس چیز سے کہ گردانا ہے تمکو جانشین پہلون کا
اُس مین) اور ظاہر ہے کہ ان آیات سے تخصیص خلفائی ثلٰثہ قبل از وفات حضرت رسالتپناہ
کسیطرح ثابت نہین پھر از روئے تعمیم انہین آیات کے خلفا مقرر ہوئے ہونگے پس خلفا سبکے
سب خلفائے بلافصل ہی ہونگے چہ جائیکہ حضرات ثلاثہ پھر علی مرتضیٰ بھی درصورتیکہ حضرات
اہلسنت وجماعت اُس جناب کو صحابہ مین داخل سمجھتے ہون خلیفہ بلافصل ہونگے تو کلمہ
بلافصل کیونکر تبرا ٹھیرے گا **دوسری شق** اگر درست ہے یعنے خلافت اجزائی
دین مین نہین تو ضرور ہوا کہ اُسکا انعقاد من جانب اللہ نہو بلکہ من جانب العباد ہو جیسا
کہ ان آیات مین پایا جاتا ہے **آیات** آیۂ پ ۸ ع ۱۶ قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ رِجْسٌ
وَغَضَبٌ أَتُجَادِلُونَنِي فِي أَسْمَاءٍ سَمَّيْتُمُوهَا أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ مَا نَزَّلَ اللَّهُ بِهَا مِنْ سُلْطَانٍ

دوسری شق

آیہ پ ع مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِہٖٓ اِلَّآ اَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ
اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ آیہ پ ع اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى وَمَنٰوةَ
الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى اَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْاُنْثٰى تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ ضِيْزٰى اِنْ
هِيَ اِلَّآ اَسْمَآءٌ سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ

ترجمہ کہا تحقیق واقع ہوا تمپر تمہارے پروردگار سے عذاب اور غضب کیا جھگڑتے ہو
تم مجھسے اُن ناموں مین کہ رکھا تم نے اُنکو اور تمہارے باپون نے نہین اُتاری اللہ نے اُنکے
واسطے کچھ دلیل نہین عبادت کرتے تم سوا اُس کے مگر ایسے نامون کی کہ رکھ لیا ہے اُنکو تم نے اور
تمہارے باپون نے نہین اُتاری اللہ نے اُنکے واسطے کوئی دلیل۔ آیا پس تم نے دیکھا لات و عزیٰ
اور منات تیسرے پچھلے کو کیا تمہارے واسطے مرد ہین اور اُنکے واسطے عورت تو یہ حصہ ہے کھوٹا
نہین یہ مگر نام جو کہ مقرر کئے ہین تم نے اور تمہارے باپون نے نہین اُتاری اللہ نے اُنکی کوئی دلیل
جب ان آیات کی بموجب وہ خلفا ہونگے تو اُنکی خلافت حکمِ خدا و دینِ رسولِ خدا سے فاصل
بلکہ خارج ہوگی اور جو لوگ اُنکی اطاعت و تعظیم برائے تقربِ خداوندِ کریم اختیار کرینگے وہ
اس آیہ پ ع کے مصداق ٹھیرینگے وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِہٖٓ اَوْلِيَآءَ ۘ مَا
نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ترجمہ اور جن لوگون نے اختیار کئے ہین سوا خدا کے
دوست کہتے ہین نہین عبادت کرتے ہم اُنکی مگر تا کہ نزدیک کردین ہمکو اللہ سے درجہ قرب مین
بلکہ وہ مطیعین و تابعین اور اُنکی تعظیم دینے والے اور اس قسم کی خلفا کی خلافت کو ماننے والے
اور وہ خلفا بھی اس آیہ پ ع کے مصداق ہونگے اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْاَنْفُسُ ۚ
وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنْ رَّبِّهِمُ الْهُدٰى اَمْ لِلْاِنْسَانِ مَا تَمَنّٰى ترجمہ نہین اتباع کرتے وہ مگر گمان کا اور اُس
چیز کا کہ جسکو چاہتے ہین نفس اور البتہ تحقیق آئی اُنکے پاس اُنکے پروردگار سے ہدایت کیا ملتا ہے

نتیجۂ اعلان دعوے

آدمی کو جو آرزو کرے) اور جب ایسی صورت خلافتِ علی میں واقع نہو گی تو ضرور ہے کہ علی مرتضےٰ
بحکم خدا و دین جنابِ محمد مصطفےٰ خلیفہ رسول اللہ بلا فصل ہونگے پھر خلافت بلا فصل سے خلفائے
مع الفصل کے معتقدین کو کیا سروکار رہا پس اُنکے نزدیک لفظ بلا فصل خواہ باعلان کہا جائے
یا باخفا کسیطرح تبرا نہوگا کیونکہ جس کسی کو جس چیز سے کچھ غرض ہی نہو گی وہ اُسکے نزدیک تبرا کیونکر
ہو سکتا ہے **پانچویں وجہ** یہہ ہے کہ شیعہ تو باعلان کہتے ہیں کہ علی مرتضیٰ بلا فصل خلیفہ
رسول تھے اور حضرات اہلسنت باعلان کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر بلا فصل خلیفہ رسول تھے اور
اعلان دو طرح کا ہے تقریری و تحریری ہر طرح سے دونو گروہ اپنے اپنے قول اور دعوے کا
اعلان کرتے ہیں اگر لفظ بلا فصل تبرا یا متضمن معنی تبرا ہے تو جسوقت اہل سنت صاحبان
یہہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر خلیفہ رسول اللہ بلا فصل تھے تو حسب تقریر و تحریر حضرت قائل جناب
بیشک اہلسنت اپنے اعتقاد کی راہ سے علی مرتضیٰ مساوی نفس رسول پر تبرا کرتے ہیں اور تبرا
کرنا علی مرتضیٰ پر کفر ہے بلکہ جب وہ حضرت ابوبکر کے خلیفہ بلا فصل ہونے کا آپس میں بھی اعلان
کرتے ہیں تو اُنکے نزدیک جن جن خلفا کو خلافت بفاصلہ پہنچی ہے جیسے حضرت عمر و حضرت عثمان
اِن بیچاروں کے بھی حق میں وہ اُنکا اعلان عین تبرا ہو جاتا ہے اور سب کو معلوم ہے کہ حضرت عمر
وہی احد الشیخین ہیں جن پر باجماعِ اہلسنت تبرا کرنا کفر ہے چنانچہ تمام اہلسنت کا قول ہے کہ
سبّ الشیخین کفر پس ظاہر ہوا کہ جب وہ لوگ ابوبکر صاحب کو خلیفہ بلا فصل کہتے ہیں ساتھ
ہی اسکے حضرت عمر کے تبرائی بنکر کافر بھی ہو جاتے ہیں **اب** میرے نزدیک انسب یہ ہے کہ
یہ حضرات اس وبالِ دین و ایمان سے نجات حاصل کریں اور حضرت ابوبکر کے اعلان خلافت
بلا فصل سے باز رہیں ورنہ ان آیتوں کے مصداق ہونگے آیہ پ ع اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ
وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ آیہ پ ع یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ

اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا الخ ترجمہ کیا حکم دیتے ہو
لوگون کو بھلائی کا اور بھلاتے ہو اپنے آپکو حالانکہ تم پڑھتے ہو کتاب کیا تم نہین سمجھتے + اے
ایمان والو کیون کہتے ہو جو کچھ کہ تم نہین کرتے ناخوشی ہے نزد خدا یہ کہ کہو جو کچھ نہ کرو **قولہ**
یہ بھی ظاہر ہے کہ اسکی وجہ سے نوبت فتنہ و فساد و کیفیت بغض و عناد اور مقدمات عدالت کی
پہنچتی ہے **اقول** اسکی وجہ سے تو ان چیزون کی نوبت نہین پہنچتی اگر پہنچتی ہوگی تو کسی
کے حسد و رشک و خبث باطنی و شرارت قلبی سے پہنچتی ہوگی شیعہ تو ان اوصاف سے بالکل مبرا
ہین اپنی عبادت مین مشغول رہتے ہین اگر کوئی شخص انکی عبادت مین خلل اندازی و فتنہ
پردازی کرکے نوبت بعدالت پہنچائے یا انپر حملہ آوری کرے خواہ نخواہ ستائے کیا چارہ ہے ابھی
زمانہ کے لوگون مین کیا اس قسم کی حالتین اکثرون کے بزرگان سابقین مین بھی تھین دیکھو
آیت پ ع وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمُنْكَرَ
يَكَادُوْنَ يَسْطُوْنَ بِالَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا الخ **ترجمہ** اور جب پڑھی
جاتی ہین انپر آیتین ہماری روشن پہچانتا ہے تو منکرون کے چہرون پر ناخوشی کو نزدیک ہے کہ
حملہ کرین ان لوگون پر جو پڑھتے ہین انپر آیتین ہماری **قولہ** پھر بھی حضرات شیعہ کو اپنے
اصرار پر اور زیادہ تشدد ہوتا ہے **اقول** حضرت قائل نے اپنے اصرار پر اور بھی اصرار فرمایا ہے
لیکن اس قول مین ایک تشدد اور بڑھایا ہے ہرچند کہ ہم نے اس کے مضمون کا جواب پہلے بھی
دیا ہے مگر یہان آنحضرت کے تشدد کو صرف ایک آیت کے حکم سے نرمی کے ساتھ اٹھاوین تو
بجا ہے دیکھو آیت پ ع وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ
كَحُبِّ اللّٰهِ **ترجمہ** اور لوگون مین سے وہ ہین جو اختیار کرتے ہین سوائے اللہ کے
شریک محبت کرتے ہین انکی جیسے محبت خدا کی) یہ آیہ حضرت قائل کی شان عالی مین سمجھا جائے

تو بذریعہ شمول احکام آیات سابقہ نہایت انسب اور بہت زیبا ہے اور آیۂ پ ۲ ع ۴ والذین آمنوا
اشد حباً للّٰہ **ترجمہ** اور جو لوگ ایمان لائے زیادہ ہین محبت مین خدا کی) جو مابعد
آیۂ سابقہ ہے مومنین کے واسطے شاہد محبت خدا ہے یہی محبت کے سبب انکی زبان پر بعد توحید
خدا و رسالت حضرت محمد مصطفےٰ تذکرۂ امامت جناب علی مرتضےٰ ہے اے حضرت قائل آپ کو اس
تشدد و اس اصرار کی عبث قیل و قال ہے فضائل جناب امیر کو چھپانا اور روشنی نور خدا کو بجھانا
سراسر محال ہے دیکھو آیت پ ۱۰ ع ۱۰ ترجمہ یریدون ان یطفئوا نور اللّٰہ بافواہہم ویابی
اللّٰہ الا ان یتم نورہ ولو کرہ الکافرون **ترجمہ** ارادہ کرتے ہین کہ بجھائین روشنی اللہ کی
اپنے مونہون سے اور انکار کرتا ہے اللہ مگر یہ کہ تمام کرے اپنا نور اگرچہ ناخوش ہون کافر لوگ ۔

قولہ اور اس کلمہ کے ترک کرنے مین جو فائدہ صلح اور اتفاق کا ہے اسپر مطلق لحاظ نہین کرتے ۔

اقول کیون لحاظ نہین کرتے البتہ ترک کرنے مین اس کلمۂ طیبہ کے جو کہ از روئے نص و حدیث
و اجماع ثابت ہے کما یظہر لمن تتبع الاسفار ماسوا فائدۂ صلح کے ایک بہت بڑا فائدہ یہ ہے کہ
تارکین و منکرین مین داخل ہو کر بہتر ملت ناریہ مین شمار ہو جائین اور الزام کذب نبی صلی اللہ
علیہ و آلہ بابت ایک فرقہ کے ناجی ہونیکے لگائین مگر حضرات اہلسنت کو چاہیے کہ شیعون کو
ایسی صلح اور اتفاق کا جسکے ذریعہ سے تکمیل دین مین خلل اور احکام رسول امین مین زلل پیدا ہو
پہلی پہل آگے بڑھ کر راستہ بتائین کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدا
رسول اللہ کے کہنے سے جسکو سنکر مذہب غیر کے لوگونکا دل دکھتا ہے اور انکی طبیعتونکو
پانچ وقت روز و شب آزار پہنچتا رہتا ہے ہاتھ اٹھائین اور دین ہنود و نصاریٰ وغیرہ شوق
سے اختیار فرمائین تا کہ دنیا بھر مین اتفاق و صلح کلی ظہور مین آئے پھر کسی انسان غیر مذہب کا
دل اس اختلاف کی ضربت سے کسی وقت دکھنے نہ پائے ہان ہان کیا مضائقہ ۹ حضرت جو

اس طریق کو مصلح بتاتے ہین سو اچھا بڑہا مین آپ قدم ہم بھی آتے ہین **قولہ** حضرات شیعہ کے اصرار سے یہ سمجھا جاتا تھا کہ شاید محدثین و فقہائے شیعہ نے اس کلمہ کے وجوب کا حکم دیا ہوگا **اقول** افسوس ہے کہ حضرات اہلسنت وجماعت نے شروع بنوت حضرت محمد مصطفےٰ کسی سنہ ۲۵ گزرنے کے بعد آج سنہ ۱۳۱۲ ہجری تک احکام ثمانیہ **یعنی** واجب فرض سنت مستحب حلال حرام مباح مکروہ کی معرفت حاصل نہین کی جو قائل صاحب نے یہ بات کہی کہ (شاید محدثین و فقہائے شیعہ نے اس کلمہ کے وجوب کا حکم دیا ہوگا) اس قول سے انکا یہ مطلب نکلا کہ شاید محدثین و فقہا کا یہ کام ہو کہ وجوب کا حکم دیا کرتے ہین **ع** کیا خوب تجر ہے دریائے جہالت مین ✱ اجی حضرت حکم وجوب من جانب اللہ ہوا کرتا ہے من جانب الخلق کسی مسئلہ مین حکم وجوب نہین ہوتا اسکے برعکس اپنا مفہوم بیان کرنا آپ کی خطائی اجتہادی ہے جو پابندی سنت بزرگانہ نے آپکو شاید ارث مین پہنچا دی ہے **قولہ** ۸

اور ائمہ علیہم السلام نے اُسکے کہنے کی نہایت تاکید کی ہوگی **اقول** یہ بھی قائل صاحب کی اور خطائی اجتہادی ہے کیونکہ پہلے قول سے اُنکے صاف طور پر معلوم ہوا کہ اُنکے نزدیک محدثین و فقہائے شیعہ نے اس کلمہ کے وجوب کا حکم دیدیا ہوگا پھر اُنکے اس قول سے واضح ہوا کہ اس کلمہ کے کہنے کی ائمہ علیہم السلام نے بعد حکم وجوب از طرف محدثین و فقہائے شیعہ تاکید کی ہوگی اس تقریر سے لازم آیا کہ ائمہ علیہم السلام محدثین و فقہائے شیعہ کے احکام خدا کے نافذ کرنے مین تابع ہونگے یہ بات سراسر جہالت پر قائل صاحب کی دلالت کرتی ہے **اس** مقام پر ہم اُنسے دریافت کرتے ہین کہ جب محدثین و فقہائے شیعہ حکم وجوب دے چکے تو ائمہ علیہم السلام نے اس کلمہ کے کہنے پر کسکو تاکید کی یہ اور خطائی اجتہادی ہے جناب قائل کی **ایک تو** سُنا اور بھی سُنیے کہ حضرت قائل نے اپنے اس کلام بانظام مین ایک قیاس بھی

حال فتوی امام ابوحنیفہ صاحب امام ابویوسف صاحب شاگرد رشید امام ابوحنیفہ کا کچھ حال فتاوی

فرمایا ہے اور مصداق اَوَّلُ مَنْ قَاسَ اپنے آپ کو ٹھرایا ہے وہ یہہ کہ بعد از ائمہ اثنا عشریہ بھی عام لوگون سے روایات واحادیث واقوال سُنکر انپر عمل درآمد کرتے رہے جس طرح ائمہ اہلسنت و جماعت کا وتیرہ رہا یہ قیاس کسی طرح درست نہیں آئمہ اہل سنت و جماعت یہ بھی کہدیا کرتے تھے کہ جو بات ہمارے فتوی اور تجویز سے بہتر پاؤ اُسی پر عمل کرو اور ہمارے فتوی پر عمل نہ کرو دیکھو **کتاب** عقد الجید مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صفحہ ۹۶ و ۹۷ کو کہ اسمین امام ابوحنیفہ صاحب کے فتوی کا حال یون مروی ہے وکان اذا افتے یقول ھذا رأی النعمان بن ثابت یعنی نفسہ وھو احسن ما قدرنا علیہ فمن جاء باحسن منہ فھو اولی بالصواب **ترجمہ** اور جب فتوی دیتے تھے تو کہتے تھے یہ رائے نعمان بن ثابت کی ہے یعنی اپنے آپ کی اور وہ بہتر ہے اُسکا جسپر ہم قادر تھے پھر جو کوئی بہتر اس سے لاوے وہی بہت بہتر ہے۔ اور برائے کسب و مال مسائل شرعیہ مین اتباع ملوک عمال بجالاتے اور دراہم کثیر و دنانیر و اموال خطیر اپنے فتاوائی قیاسیہ کی تحریر و تقریر سے شب و روز بیدھڑک کماتے رہے **امام ابویوسف** صاحب شاگرد رشید امام اعظم صاحب ہی کا حال مقال و اعمال حضرت قائل اپنے یہانکی کتب معتبرہ مین دیکھ لین جنکے اقوال و فتاوی قیاسیہ و تجویزات عقلیہ سے مجلدات ضخیمہ فقہ سُنیہ مملو ہین اُنکا چال چلن بطور مُشتے نمونہ خروار ان دو ہی فتوون سے ظاہر و آشکار ہے **پہلا فتوی** تاریخ الخلفا چھاپہ سرکاری لاہور کے صفحہ ۲۹۳ پر مرقوم ہے اخرج السلفی فی الطیوریات بسندہ عن ابن المبارک قال لما افضت الخلافۃ الی الرشید وقعت فی نفسہ جاریۃ من جواری المہدی فراودھا علی نفسہا فقالت لا اصلح لک ان اباک قد طاف بی فشغفت بہا فارسل الی ابی یوسف فسئلہ اعندک فی ھذا شیء فقال یا امیر المومنین او کلما ادعت امۃ شیئا ینبغی ان تصدق

لا تصدقها فانها ليست بمامونة قال ابن المبارك فلم ادر ممن اعجب من هذا
الذي وضع يداه في دماء المسلمين واموالهم يتحرج عن حرمة ابيه او من
هذه الامة التي رغبت بنفسها عن امير المؤمنين او من هذا فقيه الارض
وقاضيها قال هتك حرمة ابيك واقض شهوتك وصيره في رقبتي

ترجمہ نکالا ہے سلفی نے طیوریات مین اپنی سند کے ساتھ ابن مبارک کہا اُس نے کہ جب
خلیفہ ہوا ہارون الرشید اُسکے دلمین مین آیا خیال لونڈی کا لونڈیون مہدی سے پس خواہش
کی اُس کی پس کہا اُس لونڈی نے نہین درست ہون مین واسطے تیرے اسلئے کہ تحقیق باپ
تیرے نے صحبت کی ہے ساتھ میرے پس فریفتہ ہوا اُس لونڈی پر پس بھیجا کسی کو ابو یوسف
کی طرف اور اُس سے سوال کیا کہ آیا تیرے نزدیک اس امر مین کوئی حکم ہے (یعنی اُس لونڈی کو
درست ہوئیگا) پس کہا ابو یوسف نے اے امیر مومنون کے جبکہ دعوی کیا لونڈی نے کسی چیز کا
لائق ہے کہ سچا کیا جاوے اُسکو نہ سچا جان اُسکو اسلئے کہ وہ نہین امن کی گئی (جھوٹ سے) کہا
ابن مبارک نے پس نہین جانتا مین کہ کسی شخص سے تعجب کرون اس شخص سے بڑھ کر جس نے رکھا
ہاتھ اپنا درمیان خونون مسلمانون اور اُنکے مال کے کہ نکلتا ہے حرمت باپ اپنے سے یا اُس لونڈی
سے جس نے روگردانی کی تھی امیر المومنین سے یا اس فقیہ زمین اور اُنکے قاضی سے کہا ابو یوسف
نے توڑ حرمت اپنے باپ کی اور ادا کر شہوت اپنی اور گردان اُسکو بیچ گردن میری کے) اس حدیث
سے ثابت ہوا کہ حضرت ابو یوسف نے جاریہ مدخولہ مہدی یا ہادی خلیفہ کی بابت جو ہارون الرشید
کی دادی یا مان ہوتی تھی ہارون الرشید کو جو اُسکا پوتا یا بیٹا ہوتا تھا قضای شہوت و وقوع
مباشرت کا فتوی دلیرانہ دیا تھا واہ کیا ہی فقہ ہے کیا اتباع حکم شرع ہے کہ پوتے یا بیٹے سے فرماتے
ہین کہ تم بشوق و ذوق اپنی اس دادی یا مان سے اپنی شہوت کی آگ بجھاؤ اور اسکا گناہ میری گردن

ٹھیرایا اور بخیال ارجاع ضمیر صیغہ طرف مصدر اقتضاء ممکن ہے کہ ابو یوسف صاحب نے نہایت
بیباک اور بے تکلفی سے جو انکو خدمت ہارون الرشید میں حاصل اور اسکا فائدہ اور تمتع لیالی و
ایام میں واصل متواصل ہوتا تھا صیغہ فی رقبتہ ایک علیحدہ فقرہ بطبع نفس حیوانی و خواہش
قوای شہوانی اس معنی سے فرمایا ہو کہ اس اپنی داوی یا ان کی قضائی مطلوب کو میرے حوالہ کرد
مگر چونکہ فقط حلت و حرمت میں ہارون الرشید ہی کے بحث تھی اسلئے اس صورت کا کوئی قرینہ
واضح نہیں پایا جاتا بہر کیف دونو صورت میں لفظ امر فرمایا جس سے حضرات اہلسنت و جماعت کو
انکے فتوے سے حکم وجوب آیا **دوسرا فتویٰ** کتاب مذکور کے صفحہ ۲۹ میں اسطرح منقول ہے

عن عبد الله بن يوسف قال قال الرشيد لابي يوسف اني اشتريت جارية واريد ان اطاها
الان قبل الاستبراء فهل عندك حيلة قال نعم تهبها لبعض ولدك ثم
تتزوجها واخرج عن اسحاق بن راهويه قال دعا الرشيد ابا يوسف ليلا فافتاه
فامر له بمائة الف درهم فقال ابو يوسف ان رأى امير المؤمنين امر بتعجيلها
قبل الصبح فقال عجلوها فقال بعض من عنده ان الخازن في بيته والابواب
مغلقة فقال ابو يوسف فقد كانت الابواب مغلقة حين دعاني ففتحت

ترجمہ روایت کیا ہے سلفی نے عبد اللہ بن یوسف سے کہا اس نے کہ ہارون الرشید نے
ابو یوسف سے کہا کہ میں نے ایک لونڈی خریدی جس سے اب صحبت کرنا چاہتا ہوں پہلے اسکے
کہ وہ عدت کاٹے پس کہا تیرے پاس کوئی حیلہ ہے (یعنی جس سے وہ ابھی میرے کام کی لائق ہو جائے
اس نے کہا ہاں ہے تو اسکو اپنے کسی بیٹے کو بخشدے پھر اسکو نکاح کر لے اور روایت کیا اسحاق
بن راہویہ سے اس نے کہا بلایا ہارون الرشید نے ابو یوسف کو ایک رات پس فتویٰ دیا اس نے
اسکو (یعنی یہی فتوی جس کا اس لونڈی کو بدون عدت کے حلال کر دیا) پس حکم دیا ہارون الرشید نے

اُسکے تئو ایک لاکھ درہم دینے کا پس ابو یوسف نے کہا کہ اگر امیر المومنین کی رائے ہو (یعنی ہارون الرشید کی) تو جلد صبح سے پہلے دینے کا حکم کرے پس ہارون الرشید نے کہدیا کہ جلدی دیدو حاضرین نے یہہ عذر کیا کہ خزانچی اپنے گھر میں ہے اور دروازے بند ہین (یعنی اسوقت معاف رکہنا چاہئے ابو یوسف بولا کہ جبتک مجھے بلایا ہے تب بھی تو دروازے بند تھے پس کھل گئے) اس فتویٰ سے ظاہر ہوا کہ حضرت ابو یوسف نے ایک لونڈی سے وطی کرنیکی حلت کا جب یہ حیلہ ہارون الرشید کو بتایا کہ تو اپنے کسی لپسر کے نام اسکو بخشدے پھر اُس سے تزویج کرلینا قبل انقضائے عدۃ تو ہارون الرشید نے لاکھ درہم انعام دینے کا حکم دیا ابو یوسف نے ازراہ تقاضائے حرص ہوا اُن لاکھ درہم کو صبح سے پہلے ہی طلب کیا تبعض حاضرین نے جو اُسوقت عدم موجودگی خزانچی کو بیان کیا اور دروازے شہر کا بند ہونا ظاہر کیا تو ابو یوسف صاحب نے جواب دیا کہ دروازے تو اُسوقت بھی بند ہی تھے جبکہ خلیفہ نے مجھکو بلایا تھا تو وہ کشادہ ہو گئے تھے یعنی اُسیوقت اُن درہمون کے دینے مین کیا عذر ہو سکتا ہے واہ واہ سبحان اللہ یہی تقاضائے دینداری ہے یہی پاس کمال تقوی و پرہیزگاری و خوف جناب باری ہے ایسے ہی ائمہ کی شان مین خدائے تعالیٰ نے قرآن مین فرمایا ہے دیکھو پ ع

وَجَعَلْنَاهُمْ أَئِمَّةً يَدْعُونَ إِلَى النَّارِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يُنْصَرُونَ

ترجمہ اور گردانا ہم نے انکو سردار کہ بلاتے تھے دوزخ کی طرف اور قیامت کے دن نہین مدد کئے جاوینگے) ائمہ اہلسنت کے تو ایسے ایسے احوال ہین **اب** ذرا انصاف کی نظر سے ائمہ شیعہ اثنا عشریہ کو دیکھو کہ انہون نے نہ کبھی کسی حکم خدا مین قیاس کیا نہ اپنے اقوال سے بہتر قول پر عمل کرنیکا فرمان دیا کیونکہ انکا ہر ایک امر و نہی درحقیقت امر و نہی خدا و رسول تھی انہین ائمہ طاہرین کی شان رفیع المکان مین حق تعالیٰ فرماتا ہے پ ع وَجَعَلْنَاهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوا وَكَانُوا بِآيَاتِنَا يُوقِنُونَ **ترجمہ** اور گردانے ہمنے انمین سردار کہ ہدایت

کرتے ساتھ حکم ہمارے کے جب صبر کیا اُنہون نے اور تھے ساتھ نشانیون ہماری کے یقین لاتے پس
بخوبی ظاہر ہوا کہ ائمہ طیبین وطاہرین ان بری عادات بلکہ جمیع صفاتِ ذمیمہ واخلاقِ رزیلہ سے
بری ہین احکامِ خدا مین نہ کسی حاکمِ دنیا کے مطیع ہو سکتے ہین نہ کسی فقیہ ومحدث کے تو حضرت قائل کے
قیاس کا بجز نادانی وجہالت اور کیا نتیجہ ہے اگر انکو کچھ سلیقہ تحریر ہوتا تو حرفِ عاطفہ واو اِن دو
فقرون مین ہرگز نہ لاتے ہرچند کہ اگر حرف یا رائے تردید جملتین لے آتے تو بھی نفس مضمون کا
٩ جواب تو ہلتے مگر ایسے فضیحتون سے شاید چھوٹ جاتے **قولہ** مگر جب کتب شیعہ کی طرف رجوع
کیا گیا تو معاملہ اسکے خلاف ظاہر ہوا **اقول** ہان خلاف تو ظاہر ہوا مگر خاص ائمہ اہلسنت
وائمہ شیعہ اثنا عشریہ کے اقوال وافعال واعمال مین اور شیعہ وائمہ شیعہ مین خلاف قولاً وفعلاً
وعملاً اسی مخالف کو ظاہر ہوگا جو ذہنِ مستقیم وعقلِ سلیم سے عاری اور عامی وجاہلِ احکام جناب
باری ہو شیعیان امیر المؤمنین اپنے کل ائمہ طیبین صلوات اللہ علیہم اجمعین کے ہرطرح بجان
ودل تابع ہین نہ یہ لوگ اپنے پیشوایانِ دین وہادیانِ طریقِ حق ویقین سے کسی طرح کا خلاف و
اختلاف عمل مین لاتے ہین نہ انکے ائمہ ان اپنے اونی غلامون سے کسی صورت علیحدگی اور جدائی
١٠ فرماتے ہین **قولہ** یعنی ائمہ علیہم السلام سے یہ کلمات ثابت نہین **اقول** بالکل غلط کہا ہے
بلکہ ائمہ علیہم السلام سے فضائل جناب امیر کے ہی الفاظ کیا اور کلمات بھی اس قدر ثابت ہین
کہ بیان وتحریر سے باہر ہین اور آپکو ائمہ علیہم السلام سے ان کلمات کے ثابت ہونیکا عبث خیال
ہے آپکو خلافت جناب امیر سے کیا بحث اور اُس جناب کے کلمات فضائل ومناقب سے کیا مطلب
آپکے ائمہ وعلما کے بیان وکتب سے تو خلافت آنجناب کی خلافت کسی طرح ثابت ہی نہین ہوتی
اس مضمون کو اپنی کتب مذہبی سے ثابت کر لیجے بلکہ اس کی صراحت دیکھ لیجیے کہ اہلسنت کے نزدیک
پانچ طریقے خلافت کے ہین اور پانچون مع الفصل ہی ہین کوئی بلا فصل نہین **پہلا طریقہ**

maablib.com

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ حضرت ابوبکر اجماع اہل سقیفہ سے مع الفصل خلیفہ ہوئے **تیسرا طریقہ** یہ ہے کہ حضرت عمر بوصیت و استخلاف حضرت ابوبکر مع الفصل خلیفہ ہوئے **چوتھا طریقہ** یہ ہے کہ حضرت عثمان بروئے شوریٰ مع الفصل خلیفہ ہوئے **پانچوان طریقہ** یہ ہے کہ معاویہ صاحب باتصاف اوصاف خلافت امت کو اپنی طرف رجوع کر کے طوعاً یا کرہاً مع الفصل خلیفہ ہوئے **پانچوان طریقہ** یہ ہے کہ مروان اور اسکی اولاد خواہ باتصاف اوصاف خلافت یا بعدم اتصاف مذکور امت کو اپنی جانب رجوع کر کے مع الفصل خلیفہ ہوئے یہ پانچون طریقے شاہ ولی اللہ صاحب نے کتاب ازالۃ الخفا مین تحریر فرمائے ہین مگر ان مین سے کسی طریقہ کے موافق جناب علی مرتضیٰ کو خلفا مین شامل نہین کیا پس معلوم ہوا کہ اہلسنت کے نزدیک جناب امیر کسی طرح سے خلیفہ نہین حالانکہ اُس جناب کی خلافت منصوص من اللہ ہے اور پھر طرفہ یہ ہے کہ اہلسنت اُنکو خلیفہ بھی بتلاتے ہین **اب** علمائی اہلسنت فرمائین کہ جناب امیر کس طریقہ سے اُنکے نزدیک خلیفہ ہوئے جب انکے علما ان پانچون طریقون کو چھوڑین گے تب اُس جناب کو خلیفہ کہین گے اور ظاہر ہوا کہ وہ پانچون شخص مع الفصل خلیفہ ہوئے جبکہ جناب امیر ان پانچون طریقے مین سے کسی طریقہ پر خلیفہ قرار نہ پائے پھر خلیفہ بھی ہوئے تو ضرور ہوا کہ بلافصل خلیفہ رسول اللہ ٹھیرے اور صحت حدیث غدیر کے جس سے خلافت بلافصل جناب مرتضوی ثابت ہے ائمہ و محدثین و فقہائی اہلسنت بھی قائل ہین پھر ائمہ و محدثین و فقہائے شیعہ کا کیا ذکر اُس حدیث اور اُن آیات سے جو اُسکے ضمن مین ہین امارت مومنین و ولایت رب العالمین اور خلافت ختم المرسلین بلافصل ثابت ہے پھر ان کلمات کے ثبوت مین کیا کلام باقی رہا **اسکے علاوہ** قول حضرت قائل کا اور بھی کئی صورت سے جواب دیا جاتا ہے **پہلی صورت** یہ ہے کہ اگر کہین کہ عدم ثبوت کلمات موصوفہ سے یہ مراد ہے کہ ان کلمات

کے مفہوم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ کے عقائد مین داخل نہین یعنی امیر المومنین علی ولی اللہ خلیفۃ رسول اللہ بلا فصل کا نبی کو اعتقاد نہ تھا تو یہ امر برخلاف عقل ونقل ہے اسکا ثبوت ذمہ حضرت قائل ہے

دوسری صورت

دوسری صورت یہ ہی کہ بیان کرین کہ عدم ثبوت کلمات مذکورہ سے یہ مراد ہے کہ علی مرتضیٰ کی امارت مومنین و ولایت رب العالمین اور خلافت ختم المرسلین بلافصل جناب رسالتمآب نے ظاہر نہین فرمائی یہ بھی برخلاف عقل ونقل ہے اسکا بھی اثبات بذمہ حضرت قائل ہے

تیسری صورت

تیسری صورت یہ ہے کہ اگر کہین کہ ان کلمات کے اعلان نہ کرنیکا حکم جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ سے اسطرح ظاہر ہے کہ مثلاً فلان وقت بذات خود اذان بلند آواز ہی سے ادا فرمائی ہے جنہیں ان کلمات کا اعلان نہین فرمایا اسکا جواب بدو نوع سے ہے

نوع اول

نوع اول یہ ہے کہ آنحضرت کا بلکہ کسی خلیفہ یا کسی امام کا خود اذان کہنا کسی صحیح اور متواتر روایت سے بلکہ کسی درست قول رواۃ اہل سنت سے ثابت ہی نہین پھر اعلان کا کیا ذکر اس اپنے قول کی سند ہم دیتے ہین ترجمہ صحیح بخاری پارہ ۳ صفحہ ۲۸۲ سطر ۳ مین مرقوم ہو ابن عدی نے انس سے مرفوعاً روایت کیا کہ مکروہ ہے امام کے لئے موذن ہونا الخ پھر صفحہ ہذا کی سطر ۹ مین لکھا ہے اور حضرت عمر نے کہا کہ اگر خلافت نہ ہوتی تو مین اذان دیتا اسکو ابو شیخ نے کتاب الاذان مین نکالا اور بیہقی نے اور رافعی کا قول ہے کہ اذان اور امامت مین جمع کرنا مستحب نہین ہے کیونکہ حضرت نے ایسا نہین کیا اور نہ اسکا حکم دیا اور نہ سلف صالحین نے آپ کے بعد ایسا کیا انتہی ہمنے تو جناب رسالتمآب اور کسی امام یا کسی خلیفہ کے اذان نہ دینے کی کتب رواۃ اہلسنت سے سند بتادی اگر حضرت قائل اسکے خلاف کا دعوی کرتے ہین تو بار ثبوت انکے ذمہ ہے

نوع دوم

نوع دوم یہ کہ اگر خلاف واقع خیال نہ کیا جائے بلکہ اسکو مانا جائے کہ آنحضرت نے اذان دی لیکن کلمات مذکورہ کا اعلان نہ فرمایا تو اپنے ہی عمل کے برخلاف لازم آئیگا

maablib.com

یعنی بدون اذان تو خلافت و امارت و ولایت جناب امیرؑ کا اعلان اشد و مدعمل مین لایئن اور علی رؤس الاشہاد یہ فرمایئن کہ میرے بعد خلیفہ اول علیؑ مرتضیٰ ہے جیسے احادیث متکثرہ اور روایات متبالغرہ دلالت کر رہی ہین اور اذان مین ان کلمات کا مطلق اعلان نہ فرمایئن اُس جناب کی خلافت کا اعلان فرمانا حضرت رسولخدا سے یہانتک تو پایہ ثبوت کو پُہنچ گیا ہے کہ حدیث متفق علیہ کل محدثین اہلسنت کی کتب مین مسطور ہے کہ اَلخِلَافَۃُ بَعدِی۱ ثَلٰثُونَ سَنَۃً یہی حدیث بنوت جناب رسولخدا کی تصدیق اور خلافت علی مرتضیٰ کی توثیق کرتی ہے بعینہٖ وہی بات واقع ہوئی جو آنحضرت نے فرمائی تھی یعنی تیس ہی سال تک جناب امیر بعد رسول کبیر خلیفہ رہے جبکہ رسولخدا نے ایسا اعلان فرمایا تو پھر کیا بات باقی رہی مگر اس پر بھی کوئی نہ مانے تو انجام ہی کیا ہے ہان مَن کَانَ فِی ھٰذِہٖ اَعمٰی فَھُوَ فِی الاٰخِرَۃِ اَعمٰی۲ **چوتھی صورت** یہ ہے کہ اگر نبیؐ وائمہ علیہم السلام کے حضور مین موذن کو اعلان کلمات سے کسی وقت ممانعت فرمائی گئی ہو تو عدم ثبوت کلمات موصوفہ کا پھر اس امر کا بھی اثبات کہ آنحضرتؐ نے ان کلمات کے اعلان سے ممانعت فرمائی ہے بذمہ قائل ہوگا **پانچوین صورت** یہ ہے کہ اگر نبیؐ یا امامؑ کے حضور مین اعلان سے کلمات مذکورہ کے بوقت ادائی اذان موذن کو نہ منع ظاہر ہوا ہے نہ امر ہی ہوا ہے بلکہ سکوت واقع ہوا ہے اور سکوت مثبت عدم ثبوت کلمات مذکورہ نہین بلکہ بنا بر اصول سکوت عین دلیل رضا و ثبوت ہے پھر عدم ثبوت کہان رہا ورنہ اصول کے رو سے اس بات کا بھی اثبات بذمہ حضرت قائل ہے **قولہ** اور محدثین اور فقہائی شیعہ ان کلمات کے داخل کرنیکو بدعت اور حرام بتلاتے ہین **اقول** یہ قول جناب قائل کی خیانت و عدم رزانت اور دخوکہ دہی پر دلالت کرتا ہے کیونکہ محدثین و فقہائی شیعہ نے تو ان کلمات طیبات کے اجزاء و فصول اذان مین داخل کرنے کو بدعت و حرام بتایا ہے نہ یہ کہ تیمنًا و تبرکًا و تکمیلًا للدین

چوتھی صورت

پانچوین صورت

ترجمہ ۱ خلافت میرے بعد تیس برس ہوگی ۱۲ ۔ ۲ جو کوئی ہو اس عالم مین اندھا پس وہ آخرت مین اندھا ہے ۱۲

وتقلید تقیاً للایمان و الیقین ان کلمات کے اذان مین داخل کرنیکو بدعت اور حرام فرمایا ہو شیعیان
اثنا عشری و غلامان حیدری اسی دوسری شق کی بناپر اذان مین ان کلمات کو با علان کہتے
ہین نہ کہ تتمیم للاذان کی بناپر گو کہ حسب روایت ابو محذورہ مندرجہ صحیح مسلم جلد اول صفحہ ۱۶۵
چھاپہ کلان داخل اجزائے اذان تصور کیا گیا ہے جسکی کیفیت اپنے مقام پر مذکور ہے **قولہ**
پس تعجب ہے کہ حضرات شیعہ کلمات اذان مین زیادتی پر کیون اصرار فرماتے ہین **اقول**
پس تعجب ہے کہ حضرات اہل سنت کے علما اذان مین زیادتی کے وجوب پر کیون اصرار فرماتے
ہین دیکھو کتاب صحیح بخاری پارہ سوم چھاپہ لاہور سنہ ۱۳۰۹ کو اسکے صفحہ ۳۰۸ سطر ۲ مین یہ کیا
لکھا ہے کہ (اذان مین **ترجیع** ثابت ہے بوجہ حدیث ابو محذورہ کے اور وہ حدیث صحیح
ہے مشتمل ہے ایک زیادت پر جو غیر منافی ہے تو اسکا قبول واجب ہے) اور اذان ہی مین کی زیادتی
کیا بلکہ اقامت مین بھی زیادتی پر عمل کرنے کو اولی بتاتے ہین دیکھو اسی کتاب کے صفحہ ۳۱۵
سطر ۱۹ مین روایت ابو محذورہ کی نسبت لکھا ہے کہ (وہ روایت محفوظ ہے اور جس نے جانا
وہ حجت ہے اوسپر جس نے نہ جانا اور ابو محذورہ سے جو اقامت کو ایک ایک بار کہنے کی روایت ہے
وہ اس روایت کی برابر نہین جسمین دو دو بار کہنے کا ذکر ہے اور اگر ہو بھی تو جس روایت مین زیادت
ہے اوس پر عمل کرنا اولی ہوگا) اب دیکھئے تو زیادتی پر کس کا اصرار ہے اور کسکا نہین **قولہ** جو
وبال دنیا و آخرت کا باعث ہے **اقول** حضرات اہلسنت کیون اوس زیادتی کو اولی یا ور
واجب فرماتے ہین جو انکے واسطے وبال دنیا و آخرت کا باعث ہے اور شیعون کے نزدیک تو
ان کلمات کا کہنا ہر طرح سے باعث رضامندی خدا و رسول و خوشنودی جناب زوج بتول و
حصول ثواب عظیم و اجر جسیم و نجات از نار جحیم و رستگاری از عذاب الیم ہے - ہمارے اس فقرے کی
کتاب بخاری مذکور الصدر گواہ ہے اسکے صفحہ ۱۰۲ سطر ۳ مین مرقوم ہے دار قطنی وغیرہ نے کہا

اذان کے الفاظ قلیل ہین مگر اعتقاد کے تمام مسائل پر مشتمل ہین) پھر جو الفاظ کہ اعتقاد کے تمام
مسائل پر مشتمل ہونگے شیعو نکے واسطے تو باعث مثوبات دنیوی و اخروی ہی ہونگے گو کہ حضرات
اہلسنت کے واسطے وبال دنیا و آخرت کا باعث ہون **قولہ** وبال دنیاوی وہ ہے جو باہمی
نفاق اور بغض و عناد کا نتیجہ ہوتا ہے **اقول** پہلے بھی ہم ذکر فضائل جناب امیر علیہ الصلوٰۃ
والسلام کا ثواب بحوالہ حدیث صحیح بیان کر چکے اب حسب ضرورت برائے منصف بصیر و ناقد
خبیر ایک اور حدیث متفق علیہ جسکا مضمون ہم قول اول کے بھی جواب مین بیان کر آئے ہین
لکھتے ہین وہ یہ ہے کہ ذِکرُ عَلِیٍّ عِبَادَۃٌ لیکن قول حضرت قائل سے ایسا کچھ معلوم
ہوتا ہے کہ ذکر علی عبادت نہین جبھی تو اُنہون نے ایسے ذکر خیر کو باعث وبال ٹھیرایا ہے
لیکن جبکہ تمام اہلسنت کے علما و محدثین تو ذکر علی کو عبادت کہین اور قائل صاحب اسکی خلاف
قائم ہو جائین تو اب انکی شان والا مین کیا لفظ کہا جائے حضرت قائل گروہ شیعہ کے تو کیا طرفدار
ہوتے لیجئے اپنے اہل سنت کی طرف سے بھی برطرف ہوئے ایک کہنہ کلام نے اس مقام پر نیا مزا دیا
شعر نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم ٭ نہ ادہر کے ہوئے نہ اُودھر کے ہوئے ٭ پس قول حضرت
قائل سے ظاہر ہے کہ عبادت اور ذکر خیر اور اظہار شہادت اور اظہار حق سے بھی وبال دنیاوی
یعنی باہمی نفاق اور بغض و عناد پیدا ہوتا ہے اُسکو ہرگز ہرگز ظاہر نہ کرنا چاہیے حالانکہ اظہار
شہادت کے حق مین حق تعالیٰ نے یہ حکم فرمایا ہے پ۳ ع ۸ وَلَا تَکْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَ
مَن یَّکْتُمْهَا فَاِنَّهٗ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ **ترجمہ** اور نہ چھپاؤ گواہی کو اور جو کوئی
چھپاویگا اُسکو سو وہ بیشک گنہگار ہے دل اسکا) اور اظہار حق کی نسبت پ۱ ع ۵ مین فرمایا
ہے وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَکْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ **ترجمہ**
نہ ملاؤ سچ کو جھوٹ سے اور نہ چھپاؤ حق کو درحالیکہ تم جانتے ہو) کیا خوب حضرات اہل سنت

تقیہ کے قائل بھی نہیں ہیں پھر ایسا ہی اخفا بھی ظاہر کرتے چلتے ہیں کیا وہ کلمات معاذ اللہ
من ہذا الاعتقاد حق و درست نہ تھے جو کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے واقعہ احد میں فرمائے
تھے اب آپ ہی فرما دیجئے کہ وبال کسکے واسطے لازم آیا **قولہ** اور وبال آخرت وہ ہے جو ارتکاب
بدعت و حرام کا عذاب ہوگا **اقول** بیشک وبال آخرت وہ ہے جو ارتکاب بدعت قول
الصلوٰۃ خیر من النوم کا اذان میں داخل کرنیوالوں کو عذاب ہوگا کیونکہ یہ قول نہ
بموجب حدیث عبداللہ بن زید اذان میں داخل ہے جسکے جو وہ کلمے تھے نہ موافق حدیث ابو
محذورہ داخل اذان ہے بوجہ ہونے ترجیع و تثویب کے اور قول مذکور کے اذان میں بدعت
ہونے کی تجہ شرح بخاری چھاپہ مذکورۃ الصدر پارہ ۳ صفحہ ۱۳۱ سطر ۲ میں مرقوم ہے اور
حضرت امام شافعی کا ایک قول یہ ہے کہ تثویب بدعت ہے بحرین ہے کہ اسکو نکالا حضرت عمر کے
فرزند کے بیٹے نے کہا یہ بدعت ہے اور حضرت علی مرتضیٰ سے منقول ہے انہوں نے جب یہ سنا
یعنی الصلوٰۃ خیر من النوم) تو کہا کہ مت زیادہ کرو اذان میں جو اسمیں نہ تھا پھر ذکر کیا ابو محذورہ
اور بلال کی حدیث کو اور کہا ہم یہ جواب دیتے ہیں کہ اگر یہ کلمہ اذان میں ہوتا تو حضرت علی اور
ابن عمر اور طاؤس اسکا انکار نہ کرتے) اور جیسے مذکور ہوا لہذا عملی عبادت ہے اور کوئی عبادت نہ
بدعت ہے نہ حرام بلکہ جسقدر عبادت کیجائیگی موجب ثواب عظیم ہوگی **قولہ** امید ہے کہ حضرات
شیعہ اس معاملہ کا نہایت انصاف کے ساتھ فیصلہ کرینگے **اقول** امید ہے کہ حضرات سنت
وجماعت معاملہ اذان عبداللہ بن زید منسوخ اور اذان ابو محذورہ ناسخ کے برخلاف عملدرآمد
اور الصلوٰۃ خیر من النوم کہنے کی بدعت کا نہایت انصاف کے ساتھ فیصلہ کرینگے
اور اذان ناسخ میں خمرہ کلمے اذان باقی اذانوں میں پندرہ کلمے جو کسی حدیث سے انکے ہاں ہرگز
ثابت نہیں آئندہ استعمال میں نہ لاوینگے ورنہ قول سعدی ع خلاف پیمبر کسے رہ گزید

یعنی قول اذان منسوخ و اذان ناسخ کے برخلاف عملدرآمد کرینگا معاملہ اور الصلوٰۃ خیر من النوم کلمہ بدعت کی زیادتی کا انصاف ۱۲

کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید۔ کا مصداق اپنے آپ کو ٹھیراوینگے **قولہ** اور ناحق اہلسنت کی دل آزاری کا

باعث نہ ہونگے **اقول** اور ناحق اہلسنت الصلوٰۃ خیر من النوم مثل العالم خیر من الکلب

کہکر اہل تشیع کی دل آزاری کا باعث نہ ہونگے **قولہ** اب اس معاملہ مین محدثین و فقہائے شیعہ نے جو

تصریح کی ہے اُسکو ملاحظہ فرمائے **اقول** اب اس معاملہ مین محدثین و فقہائے اہلسنت نے جو تصریح

کی ہے جسکو منہ بعینہ ترقیم کیا اُسکو معائنہ فرمائے پھر حضرت قائل کی خیانت عبارت و بدنامی جو

اُنہوں نے محدثین و فقہائے شیعہ کی عبارات مین فرمائی ہے اُسکو ملاحظہ فرمائیے **قولہ** من لایحضرہ الفقیہ

مین لکھا ہے روی ابو بکر الحضرمی و کلیب الاسدی عن ابی عبد اللہ علیہ السلام انہ حکی

لہما الاذان فقال اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اشہد

ان لا الٰہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوٰۃ

حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح حی علی خیر العمل حی علی خیر العمل اللہ اکبر

اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ لا الٰہ الا اللہ والاقامۃ کذلک ولا باس ان یقال فی صلوٰۃ الغداۃ علی اثر حی

علی خیر العمل الصلوٰۃ خیر من النوم مرتین للتقیۃ وقال مصنف ہذا

الکتاب ہذا ہو الاذان الصحیح لا یزاد علیہ ولا ینقص منہ والمفوضۃ لعنہم

اللہ قد وضعوا اخبارا وزادوا فی الاذان محمد و آل محمد خیر البریۃ و فی بعض روایاتہم

بعد اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان علیا ولی اللہ مرتین و منہم

من روی بدل ذلک اشہد ان امیر المؤمنین حقا مرتین ولا شک فی ان علیا ولی اللہ

وانہ امیر المؤمنین حقا وان محمدا وآلہ خیر البریۃ ولکن لیس ذلک فی اصل الاذان

وانما ذکرت ذلک لیعرف بہذہ الزیادۃ المتہمون بالتفویض المدلسون انفسہم فی جملتنا

ترجمہ ابو بکر حضرمی اور کلیب اسدی کا بیان ہے کہ ہمین حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اذان

اور اقامت یون بتلائی ہے۔ اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ صلعم اشہد ان محمدا رسول اللہ صلعم حی علی الصلوۃ حی علی الصلوۃ حی علے الفلاح حی علے الفلاح حی علی خیر العمل حی علی خیر العمل اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ اور کچھ مضائقہ نہین اگر تقیہ سے صبح کی نماز کی اذان مین حی علی خیر العمل کے بعد دو مرتبہ الصلوۃ خیر من النوم بھی کہدیا جائے۔ ابن بابویہ قمی مصنف اپنا عقیدہ ظاہر کرتے ہین کہ یہی اذان صحیح ہے اسمین ہرگز کمی بیشی نہ کیجائے اور یہہ بھی لکھتے ہین کہ فرقہ مفوضہ نے (خدا کی اُس فرقہ پر لعنت ہو) اپنی طرف سے روایتین بنالین اور بڑہادیا اذان مین (محمد و آل محمد خیر البریۃ) اور بعض اُنکی روایتون مین ہے بعد اشہد ان محمدا رسول اللہ کے (اشہد ان علیا ولی اللہ) دو مرتبہ اور کسی نے اسکے بدلے اشہد ان امیر المومنین حقا دو بار روایت کیا ہے۔ مصنف موصوف فرماتے ہین کہ اگرچہ اسمین شک نہین کہ حضرت علی ولی اللہ کے ہین اور بیشک وہ سب مسلمانون کے سردار ہین اور محمد اور انکی آل بہترین خلائق ہین مگر یہ الفاظ اصل اذان مین نہین اور ہمنے انکا تذکرہ اس غرض سے کیا کہ پہچان فرقہ مفوضہ کی ہو کہ جو اپنے کو فریبا ہمارے گروہ مین داخل ہونیکا دعوی کرتا ہے (شرح لمعہ مین لکھا ہے) ولا یجوز اعتقاد شرعیۃ غیر ہذہ الفصول فی الاذان والاقامۃ کالتشہد بالولایۃ لعلی علیہ السلام وان محمدا وآلہ خیر البریۃ وان کان الواقع کذلک فما کل واقع حقا یجوز ادخالہ فی العبادات الموظفۃ شرعا المحدودۃ من اللہ تعالی فیکون بدعۃ وتشریعا کما لو زاد فی الصلوۃ رکعۃ او تشہدا ونحو ذلک انتہی

ترجمہ بجز ان فصول مذکورہ کے اور کلمات اذان اور اقامت مین شروع ہونیکا اعتقاد کرنا کسی طرح جائز نہین مثلاً اشہد ان علیا ولی اللہ و ان محمدا و آلہ خیر البریۃ اگرچہ واقع مین اسیطرح ہے کہ حضرت علی ولی اللہ ہین اور محمد اور انکی آل بہترین خلائق ہین مگر کل امور واقعیہ کا عبادات زمانہ مین جو اللہ کی طرف سے محدود ہین داخل کرنا جائز نہین اس بنا پر یہ باتین بدعت اور نئی شریعت قائم

کرنی ہے جیسے کوئی بڑہا دے نماز مین کوئی رکعت کوئی تشہد وغیرہ امور عبادات سے (مسالک مین لکھا ہے) وکذالک یکرہ قول الصلوۃ خیر من النوم بل الاصح التحریم لان الاذان والاقامۃ متلقیان من الشرع کسائر العبادات فالزیادۃ فیہا تشریع محرم کما یحرم زیادۃ محمد وآلہ خیر البریۃ **ترجمہ** اور اسیطرح الصلوۃ خیر من النوم کا کہنا مکروہ ہی بلکہ صحیح تو اسکا حرام ہی ہونا ہے کیونکہ اذان واقامت کا ثبوت اور تلقین شرع شریف سے مثل اور عبادات کی ہی سو ان مین کچھ بڑہانا نئی شرع بنانا ہے جو یقینی حرام ہے جیسے کہ لفظ محمد وآلہ خیر البریہ کا بڑہانا حرام ہے (نہایہ مین ہی) فاما ما روی فی الشواذ الاخبار من قول ان علیا ولی اللہ وال محمد خیر البریۃ مما لا یعمل علیہ فی الاذان والاقامۃ فمن عمل بہا کان مخطیا **ترجمہ** وہ جو غیر معتبر روایتون مین ان علیا ولی اللہ وال محمد خیر البریہ آیا ہے اذان واقامت مین اسپر عمل کرنا نہین چاہیے اگر کریگا تو خطا وار ہوگا **اقول** قائل صاحب کا ان عبارات کتب علمائی شیعہ کو جو انکی بحث سے بمراحل دور ہین نقل کرنا عین انکی جہالت بے یاد ہو کہ دہی عدالت ہے کیونکہ ان قائل صاحب کا دعوی تو بقید چند روزہ زیادتی کلمات تھا حیرت ہو کہ انہون نے عبارات کتب موصوفہ کو کس بات پر سند گردانا ان کتابو نین تو زیادتی ارکان اذان واقامت کا انجانب مفوضہ لعنہم اللہ پہلے ہی سے مذکور ہے شیعہ اثنا عشریہ تو زیادتی ارکان کے قائل بھی نہین اور جو لوگ قائل ہین ان ملعونون سے اور شیعہ اثنا عشریہ سے بمفاد عبارت جناب شیخ صدوق علیہ الرحمہ خود بھی امتیاز وفرق تام حاصل ہے جو کہ فرمایا ہے وانما ذکرت ذلک لتعرف بھذہ الزیادۃ الخ بنا برین ہم یقین کرتے ہین کہ ان حضرت قائل نے بہت بڑا دہوکہ دیا ہے ورنہ یہ صاحب کوئی بہت بڑے اہل علمی نظر آتے ہین اور انکی جہالت وکمی کی ایک بڑی دلیل یہ ہے کہ اپنی کتب کے مرویات سے بھی بے خبر اور محض بے بصر اور معرفت احکام سے انکے مطلق بے بہرہ اور معرا ہین کچھ منقولات کتب مقدسہ وصحائف مطہرہ ومعطرہ ومخازن علوم ومعادن علوم سے کیونکر

مستفیض ہوتے ہمارے ائمہ طاہرین صلوات اللہ علیہم اجمعین وارثان علوم حضرت ختم المرسلین
صلی اللہ علیہ وآلہ الغر المیامین کے تمام اقوال درحقیقت تفاسیر کلام رب العالمین ہین اور انکے
تمام کلام ہونگا کیا ذکر کسی ایک فقرہ کے بھی مضمون فوائد شحون پر غور کیا جائے تو صاحب فہم سلیم
اس بات کو صاف طور پر پائے کہ انکے ادراک جزئیات معانی سے عقل البشر سراسر عاجز ہے دیکھو
حدیث حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کا ایک فقرہ (والاقامة کذلک) یہ ارشاد
فیض بنیاد بعد اظہار ارکان وکلمات کے واقع ہو کر اس امر کا مقتضی ہے کہ متفق علیہ اذان واقامت
کے ارکان یہی سات ہون اور مصنف من لایحضرہ الفقیہ کی دلیل اس امر پر شاہد ہے کہ صرف یہی سات
ارکان اذان واقامت ہین کما قال ہذا ہو الاذان الصحیح لا یزاد علیہ ولا ینقص منہ
اور اسکے بعد ارشاد فرمایا والمفوضة لعنہم اللہ قد وضعوا اخبارا وزادوا فی الاذان الخ
اور شارح لمعہ نے شروع عبارت مین فرمایا لا یجوز اعتقاد شرعیة غیر ہذہ الفصول فی الاذان و
الاقامة کالتشہد بالولایة لعلی علیہ السلام اس سے ثابت ہوا کہ جو فرقہ ان سات
ارکان سے زیادہ ارکان اذان واقامت کا قائل ہوگا وہ حسب مضمون عبارت جناب شیخ صدوق
علیہ الرحمہ فرقہ مفوضہ لعنہم اللہ مین محسوب اور امت محمدی صلعم سے خارج ہوگا پس الصلوة خیر من النوم کو
اذان مین داخل کرنیوالا فرقہ امت حضرت سے صاف سمجھا جائیگا اور مفوضہ کے بھائیون مین شمار ہوگا
اسلئے کہ یہ فقرہ اذان مین وہ فرقہ داخل کرتا ہے اقامت مین نہین داخل کرتا حالانکہ درین صورت حکم
قول (والاقامة کذلک) بلکہ (والاذان کذلک) کی بھی تعمیل باقی نہ رہی کیونکہ اگرچہ
اوقات مین اذان حضرات سنت وجماعت کذلک یعنی مثل اقامت رہی تو صبح کو وہی اذان من
[illegible] نہ رہی اگر حضرات سنت وجماعت یہ کہین کہ زیادتی تو ارکان ہفتگانہ پر شیعہ
کی اذان مین صریح موجود ہے یعنی کلمہ حی علی خیر العمل اذان مین کہنا تو جواب یہ ہے کہ [illegible]

maablib.com

ارکان اذان و اقامت

اذان مین پہلے ہی فرما دیا ہے پھر ارشاد کیا ہے والاقامۃ کذلک اس کلمہ کو ارکان اذان و ارکان اقامت مین شمار نہین کیا جاتا اسلئے کہ کہنا انکا سنت ہی جیسا بحوالہ کتاب بخاری و مسلم قول اول کے جواب مین مذکور ہو چکا ہے اس دعوی کی یہ دلیل ہے کہ ارکان وہی ہین جو اپنی ذات مین زیادتی و نقصان کو کسی وجہ سے کسی حالت مین قبول نکرین عدماً و وجوداً پس ناسخ و منسوخ مین ارکان کا ہونا ضروری ہے دیکھو حدیث عبد اللہ بن زید و حدیث ابی محذورہ اور مشبہ و مشبہ بہ مین بھی ضروری جیسا کہ حدیث امام جعفر صادق علیہ السلام مین آیا ہے والاقامۃ کذلک اور جو کہ محل تغیر ہوتا ہے [illegible] وہ رکن نہین ہوتا پس کلمہ حی علی خیر العمل یا کلمہ اشہد ان امیر المومنین الخ وغیرہ مولف کما فی عبارۃ الفقیہ جبکہ محل تخییر ہین تو یہ ہرگز ارکان اذان و اقامت مین شمار نہین ہوتے

باقی رہا یہ امر کہ حضرات سنت و جماعت کی کتاب صحیح مسلم مین ۱۹ کلمات اذان اور ۱۷ کلمات اقامت مذکور ہین یہ امر بھی دو حال سے خالی نہین یا تو وہ دو کلمے انکے نزدیک داخل ارکان ہین تو لازم آیا کہ انکے نزدیک ارکان اذان و اقامت آٹھ ہون اس صورت مین یہ حضرات مسلم و تابعان مسلم کے سب مفوضہ کے گروہ مین شامل ہوگئے یا وہ دو کلمے انکے نزدیک داخل ارکان نہین تو ایک فایدہ حاصل ہوا وہ یہ کہ اگر بدون داخل کرنے کے ارکان مین کوئی زیادت اقامت و اذان مین کیجائے تو موجب معصیت نہوگا اگر موجب معصیت ہوگا تو وہی شخص جو انکا مانع ہوگا کیونکہ عبادت کو منع کرنا گناہ ہے اور پہلے مذکور ہوا کہ ذکر علی عبادۃ اور نیز قول امام علیہ السلام (والاقامۃ کذلک) سے ثابت ہوا کہ باوجود مذکور ہونے ان سترہ کلمات اور سات ارکان کے مفاد اقامت اور دو کلمے کی ذکر با اظہار کرنے کا محتاج ہے اور وہ دو کلمے قد قامت الصلوۃ قد قامت الصلوۃ ہین جسطرح مفاد اقامت ان دو کلمے کہنے کا محتاج ہے ایسے ہی مفاد اذان بھی ان دو کلمے کہنے کا محتاج ہے اور وہ دو کلمے بحکم ترجیح تکرار اشہد ان امیر المومنین الخ کے اور کہنے اور ان کلمات کو کہنے کے بعد انکی ۱۹ گنتی پوری ہونگی ایسے ہی اقامت کے دو کلمے قد قامت الخ سے

maablib.com

ستره کلمے پورے ہونگے تب صحت روایت مسلم اور تطابق فرمان امام علیہ السلام ٹھیک ٹھیک ہوگا جو فرمایا ہے کہ ولا قام
کذٰلک باقی تشریح اسکی نقشہ اذان واقامت مین ہے اب ہم کہتے ہین کہ صرف یہی ذکر ارکان ہفتگانہ
اور کلمات ہفدہ گانہ بطریق مذکور حدیث امام علیہ السلام حضرات سنت وجماعت کے نزدیک اذان واقامت
مین مکتفی ہے یا نہین در صورت اولی کلمہ قد قامت الصلوٰۃ اقامت سے خارج ہوگیا۔ اور در صورت ثانیہ ضرور
ہوا کہ اذان مین بھی یہ ذکر ارکان وکلمات مذکورہ کافی ہو برائے تمام تشبیہ البتہ یہ سوال باقی رہا کہ حضرات
اہلسنت اب کیا فرمائینگے بجز زیادت دو کلمے کے تعداد کلمات اذان واقامت پوری ہی نہین ہوسکتی
جیسا کہ روایت مسلم مین ہے تو پھر اِن کلمات کی زیادہ کرنے مین دو حالتین پیدا ہونگی یا تو زیادتی موجب معصیت
ہوگی یا نہوگی در حالت اول کلام امام ولا باس ان یقال فی صلوٰۃ الغداۃ علی اثر حی علی خیر العمل الصلوٰۃ
خیر من النوم مرتین للتقیہ سے ظاہر ہے کہ جس کلمہ بدعت کو حالت تقیہ مین بھی ترک کرنا
اولی ہے یقینا ولا باس اگر اسکے کہنے کا بوجہ تقیہ اذان مین اتفاق ہو بعد حی علی خیر العمل اذان صبح مین تو گناہ
نہوگا اس حکم سے صاف ظاہر ہوا کہ کلمہ اشہد ان امیر المؤمنین علیا ولی اللہ خلیفۃ رسول اللہ بلا فصل
جسکا کہنا باعث اجر جزیل وثواب جمیل اور سنت موکدہ ہے کیونکر گناہ ہو سکتا ہے اس مضمون پر عبارت شرح لمعہ جسکو
حضرت قائل نے مثل قول لا تقربوا الصلوٰۃ وترک وانتم سکاریٰ جز وغرض کی منافی سمجھکر تحریر فرمانے سے فروگذاشت
کیا ہے شاہد ہے وہو ہذہ بعینہ وبالجملۃ فذلک من احکام الایمان لا من فصول الاذان یعنی یہ کلمہ احکام ایمان
سے ہے فصول اذان سے نہین اور جو کلمہ احکام ایمان سے ہوگا وہ عبادت ہوگا اور ذکر علی عبادۃ حدیث متفق علیہ ہے
کما مر اور پھر اس قول کے بعد شارح لمعہ نے یہ تحریر فرمایا ہے کہ فی المبسوط اطلق عدم الاثم بہ ومثلہ للمصنف فی البیان
یعنی کتاب مبسوط مین مرقوم ہے کہ کسیطرح اس کلمہ کا کہنا گناہ ہی نہین اور اسی کی مثل مصنف لمعہ نے اپنی کتاب بیان
مین تحریر فرمایا ہے انتہی ملخصہ حضرات ناظرین بعین انصاف بلا لحاظ جدل واعتساف ملاحظہ فرمائین کہ ان قبائح
کس درجہ کی خیانت عبارت مین کی ہے اور مضمون عبارت پر اپنے دعوی کے اثبات مین جسارت کی ہے لیکن بحمد

الحمد للہ تعالی کہ ہمنے عبارات کتب شیعہ کا تطابق مرویات و منقولات کتب اہلسنت سے بنا بر معتقدات و مسلمات حضرات سنیہ احاطہ تحریر مین لاکر ناظرین منصفین کو انکی اس جسارت کی خسارت بخوبی دکھلادی اور جو قباحت و شناعت انکی تحریر پر تزویر سے لازم آتی تھی سلسلہ سر اٹھادی اگر حضرت قائل اور انکے ہمطریق لوگون کو اپنی مرویات و منقولات کتب پر اعتماد اور اپنے علما و ائمہ کے اقوال پر سچا سچا اعتقاد ہے تو جس فقرہ کے کہنے کا جواز اذان مین ان منقولات اور نیز منقولات کتب شیعہ سے بالمطابقت پایا جاتا ہے یعنی فقرہ حی علی خیر العمل اور فقرہ اشہد ان امیر المؤمنین الخ کے کہنے کا اسکو مثل شیعیان امیر المومنین خود بھی اذان مین استعمال فرمائین اور جس فقرہ کے کہنے کا جواز اذان مین ان منقولات و نیز منقولات کتب شیعہ سے بالمطابقت نہین پایا جاتا بلکہ اسکی حرمت و بدعت کا حکم دونو فریق کی کتابون سے بالاتفاق ثابت ہے یعنی الصلوۃ خیر من النوم کہنے کی حرمت و بدعت بلکہ اسکو مثل شیعیان امیر مومنان خود بھی اذان مین کبھی زبان پر نہ لائین تاکہ وبال دنیوی و اخروی سے نجات پائین پھر اتحاد و یکجہتی کا لطف اٹھائین شعر وہ بات ہے یہ صلح کا وارو مدار ہے * پر صلح تم کرو نکرو اختیار ہے * فالحمد للہ علی نعمائہ الکاملۃ والشکر علی آلائہ الشاملۃ ان قد وقع الفراغ لنا عن سواد ھذا الجواب فی الیوم الثانی من شھر رمضان الذی انزل فیہ القران ھدی للناس وبینات من الھدی والفرقان سنۃ اثنا عشرۃ بعد الف والمأت الثلث من ھجرۃ سید الانس والجان علیہ وآلہ صلوات اللہ الملک الدیان وانا احقر عباد اللہ السید عماد علی اعطاہ اللہ خیر ما تقبنا بالنبی والوصی الذی مدحہ اللہ العلیم فی کتابہ الکریم وان من شیعتہ لابراھیم

قد تمت بالخیر

بموجب جملہ کتب احادیث حضرات سنت جماعت اذان و اقامت کے دو طریقے ثابت ہوتے ہین طریق اول عبد اللہ بن زید کی خواب مشورہ جنے صحابہ کا ہے بروایت کتاب صحیح بخاری شریف یہ طریقہ شمہ ہجری مین بعد مرجعت حنین منسوخ ہوگیا اور ناسخ اسکا حدیث حضرت صلعم کا تعلیم فرمانا ہے ابو محذورہ صاحب کو

جو کہ کتاب صحیح مسلم چھاپہ کلان جلد اوّل صفحہ ۱۶۵ پر موجود ہے دیکھو مخفی نہ رہے کہ اذان کے ۱۴ کلمات تھے اقامت کے ۹ کلمات طریق عبداللہ مذکور کے تھے جو منسوخ ہے اور ۱۹ کلمات اذان و ۱۷ کلمات اقامت کے حدیث ناسخ ابو محذورہ کے ہیں ہر دو طریق کو نقشہ ذیل سے خوب معلوم کرلو تم ÷

کلمات اذان و اقامت کے	طریق منسوخ اذان	طریق منسوخ اقامت	طریق ناسخ اذان	طریق ناسخ اقامت	کیفیت عمل اہل سنت جماعت کے
الله اکبر ابتدا میں	۲	۱	۴	۲	ان ہر سہ رکن واجب میں عمل حدیث ناسخ حضرت ابو محذورہ والی پر کرتے ہیں جو مرویات مسلم سے ہے
اشہد ان لا الہ الا اللہ	۲	۱	۲	۲	
اشہد ان محمد الرسول اللہ	۲	۱	۲	۲	
اشہد ان امیر المومنین الخ ترجیح	۰	۰	۲	۲	بعد اقرار و اثبات کے بارہ سنت کے عامل [illegible]
حی علی الصلوٰۃ	۲	۱	۲	۱	ان ہر دو رکن میں برخلاف ناسخ و منسوخ عمل کرتے ہیں اپنی اقامت میں
حی علی الفلاح	۲	۱	۲	۱	
حی علی خیر العمل تثویب	۰	۰	۲	۲	بعد ثبوت ہونے سنت رسول و فعل صحابہ کے اذان و اقامت میں عامل [illegible] باوجود اقرار بدعت برخلاف ہر دو طریق عمل ہے
الصلوٰۃ خیر من النوم بدعت ہے	۰	۰	۰	۰	
قد قامت الصلوٰۃ سنت	۰	۲	۰	۲	موافق سنت عمل ہے متفق علیہ
اللہ اکبر اخیر کو	۲	۱	۲	۲	ہر دو رکن طریق ناسخ پر عمل میں لاتے ہیں بموجب مسلم
لا الہ الا اللہ	۲	۱	۱	۱	

مخفی نہ رہے کہ جو کچھ حقیر کو تحقیق ہوا کتب شیعہ اثنا عشریہ سے وہ یہ ہے کہ ۱۹ کلمے اذان و ۱۸ کلمے اقامت کے ہیں جس میں حی علی دو دو بار ہیں۔ اور کلمہ اشہد ان امیر المومنین الخ اذان میں ایکبار۔ اور لا الہ الا اللہ اقامت میں ایکبار ہے ÷

اطلاع جملہ گروہ مومنین و تابعان ائمہ معصومین و حامیان دین سید المرسلین کو معلوم ہو کہ ایک مناظرہ نگینہ اور ایک کتاب دلائل الصادقین فی تردید خلافت اسلام خلفاء مضلین اور ایک کتاب براہین بازغہ فی جواب کتاب حجۃ بالغہ اور ایک کتاب ساطعین [illegible] و حجۃ الغفار اور ایک کتاب کلان میزان الحق و الباطل فی رد المحسوس [illegible] العاطل جو کہ توریت انجیل زبور فرقان اور چار صحیفہ سابقہ الذکر سے مطبوعہ ۱۹۰۵ کے تطبیق دیکر ایک ہزار دو سو چالیس دلیل کے ساتھ مذہب شیعہ اثنا عشریہ کی حقیت و صداقت اور مذاہب غیر کے کفر سے علامت ثبوت کی گئی ہے جس کی ۱۱ جلدیں ہیں ہر ایک جلد ۶ جزو شش تقطیع کلان باوا می کی بہ بنا بر طلب اعانت موجود ہے طالب و السلام [illegible]

علیہ آباءنا اولو کان آباؤھم لا یعقلون شیئا ولا یھتدون